باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

3 رمضان المبارک 1444ھ | مطابق 26 مارچ 2023ء | بروزِ اتوار | جلد:(۳) | شمارہ:(۷۷) | صفحات:(۸)

میں نے وزیراعظم مودی کے آنکھوں میں خوف دیکھا ہے: راہل گاندھی

میں ساورکر نہیں گاندھی ہوں، معافی نہیں مانگوں گا۔ زندگی بھر کے لیے رکنیت ختم کردیں تب بھی لڑتا رہوں گا، اپوزیشن لیڈروں سے اظہار تشکر

نئی دہلی: 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے لوک سبھا کی رکنیت منسوخ ہونے کے بعد اپنی پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ گجرات کی ایک عدالت نے راہل گاندھی کو مجرمانہ ہتک عزت کے مقدمے میں قصوروار ٹھہرا کر جمعرات کو انہیں دو سال قید کی سزا سنائی۔ عدالت میں مجرم ٹھہرائے جانے اور سزا سنائے جانے کے بعد راہل گاندھی کی لوک سبھا رکنیت منسوخ ہوگئی۔ اس معاملے پر کانگریس پارٹی سمیت اپوزیشن نے مودی حکومت پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی نے کہا کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے اور وہ مودی حکومت سے لگاتار سوال پوچھتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اڈانی اور مودی کے رشتہ کے بارے میں بھی لگاتار سوال پوچھتے رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے اڈانی معاملے میں متعدد ثبوت پیش کیے ہیں اور اس ضمن میں کئی مرتبہ خطوط بھی لکھے ہیں۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ جمہوریت پر حملہ ہو رہا ہے۔ بی جے پی کے اراکین پارلیمان نے ان کے بارے میں پارلیمنٹ میں جھوٹ بولا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کئی بار بولنے کے لیے وقت مانگا لیکن مجھے وقت نہیں دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ بھارت میں جمہوریت پر حملہ ہو رہا ہے۔ ہر روز ہمیں اس کی نئی مثالیں مل رہی ہیں۔ میں نے پارلیمنٹ میں ثبوت دیے، اڈانی اور وزیراعظم مودی کے تعلقات کی بات کی۔ قواعد میں تبدیلی کرکے اڈانی کو ہوائی اڈے دیے گئے، میں نے اس بارے میں پارلیمنٹ میں بات کی تھی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ وہ اپنی بھارت جوڑو یاترا جاری رکھیں گے۔ بیان پر افسوس کے سوال پر انہوں نے کہا کہ معاملہ عدالت میں ہے۔ میں اس میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ

میں جو بھی بولتا ہوں سوچ سمجھ کر بولتا ہوں۔ گاندھی خاندان کے کسی رکن کے وائناڈ سے الیکشن لڑنے کے سوال پر، انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ کانگریس پارٹی کرے گی۔ کانگریس صدر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مودی جی نے گھبراہٹ میں جو کام کیا ہے اس سے اپوزیشن کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اب عوام سوچ رہی ہے کہ مودی جی اور بی جے پی اڈانی کو بچانے کے لیے سب کچھ کیوں کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے مودی جی کی آنکھوں میں خوف دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی جمہوریت کو بچانے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ معافی مانگنے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ میں نے معافی نہیں مانگی، کیونکہ میں ساورکر نہیں، میں گاندھی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں مودی جی سے سوال نہیں کر رہا ہوں۔ میرا سوال اڈانی سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج اپوزیشن جماعتوں کے پاس عوام کے سامنے جانے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ او بی سی کی توہین کے سوال پر انہوں نے کہا کہ یہ او بی سی کی توہین کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوال یہ ہے کہ اڈانی نے اتنا پیسہ کہاں سے حاصل کیا؟ انہوں نے پریس کانفرنس کے دوران بار بار کہا کہ سوال یہ ہے کہ اڈانی کو 20000 کروڑ روپے کہاں سے ملے؟ مودی جی اور اڈانی کا کیا رشتہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ سیاست میں سچ بولنا پاپولر طریقہ نہیں ہے۔ لیکن یہی میرے خون میں ہے۔ میں اس راستے کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اپنے پارلیمانی حلقہ وائناڈ کے لوگوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میرا ان سے خاندانی تعلق ہے۔ میں ان کو ایک خط لکھوں گا۔ میں ان سے بات کروں گا۔ سورت کی عدالت سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا کہ مجھے بھارت کے قانون پر بھروسہ ہے۔ معاملہ قانونی ہے۔ اس معاملے میں یہاں زیادہ بات نہیں کرسکتا۔

بھارت میں نئے امریکی سفیر کے طور پر ایریک گارسیٹی نے حلف لیا

واشنگٹن: 25 مارچ (ذرائع) لاس اینجلس کے سابق میئر ایرک گارسیٹی کو امریکی نائب صدر کملا ہیرس نے بھارت میں نئے امریکی سفیر

کے طور پر حلف دلایا۔ حلف برداری تقریب میں گارسیٹی کی بیوی ایمی ویک لینڈ، والد گل گارسیٹی، ماں سو کے گارسیٹی، ساس ڈی ویک لینڈ اور خاندان کے دیگر کئی قریبی افراد نے شرکت کی۔ حلف برداری کے بعد کملا ہیرس نے گارسیٹی کو بھارت میں امریکہ کا نیا سفیر بننے پر مبارکباد دی۔ 15 مارچ کو سینیٹ نے لاس اینجلس کے سابق میئر ایرس گارسیٹی کی بھارت میں امریکی سفیر کے طور پر تصدیق کی۔ بتادیں کہ گارسیٹی نے 52 سے 42 ووٹوں سے مینڈیٹ حاصل کیا ہے۔ حلف لینے کے بعد گارسیٹی نے کہا کہ وہ بھارت میں امریکہ کے نئے سفیر بننے پر بہت خوش ہیں۔ یہ عہدہ بھارت میں کافی عرصے سے خالی تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں سے میرا ایک نیا سفر شروع ہوا ہے۔ گارسیٹی نے کہا کہ وہ صدر بائیڈن اور وائٹ ہاؤس کے ان پر اعتماد کرنے کے لیے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

عوامی نمائندگی قانون کو سپریم کورٹ میں چیلنج، اسی قانون کے تحت منسوخ کی گئی راہل گاندھی کی لوک سبھا رکنیت

نئی دہلی: 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) سورت کی عدالت نے راہل گاندھی کو ہتک عزتی کے معاملہ میں مجرم قرار دیتے ہوئے 2 سال کی سزا سنائی ہے، جس کے بعد جمعہ کو راہل گاندھی کی پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخ کردی گئی۔ رکنیت ختم کرنے کی شق کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی ہے۔ خیال رہے کہ کیرالہ کی رہنے والی آبھا مرلی دھرن نے راہل گاندھی کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ عرضی میں خاتون نے عوامی نمائندگی ایکٹ کے سیکشن 8(3) کو غیر آئینی قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ عرضی میں مرلی دھرن نے کہا کہ آئین کی دفعہ 8(3) کا سیاسی پارٹیاں اپنے فائدے کے لیے غلط استعمال کر رہی ہیں۔ اسے سیاسی ایجنڈے کے فروغ کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سے

ہمارے انتخابی عمل میں خلل پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں جب بھی کسی کو دو سال کی سزا سنائی جائے تو اس کی رکنیت فوری طور پر ختم نہ کی جائے بلکہ اس کے جرائم کے رجحان، کردار وغیرہ کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ سورت کی ایک عدالت نے 23 مارچ کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو ان کے 'مودی کنیت' پر تبصرے کے لیے 2019 میں دائر مجرمانہ ہتک عزت کے مقدمے میں دو سال قید کی سزا سنائی تھی۔ تاہم، سماعت کے دوران ہی عدالت نے راہل گاندھی کو ضمانت بھی دے دی اور سزا پر عمل درآمد 30 دن تک ملتوی کردیا، تاکہ وہ اس فیصلے کو چیلنج کرسکیں لیکن فیصلے کے 24 گھنٹے کے اندر، یعنی 24 مارچ کو ہی راہل گاندھی کی لوک سبھا کی رکنیت ختم کردی گئی۔ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کے تحت دو سال یا اس سے زیادہ قید کی سزا پانے والے شخص کو 'سزا کی تاریخ سے نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ وہ شخص سزا پوری ہونے کے بعد چھ سال تک عوامی نمائندہ بننے کے لیے نااہل رہے گا۔ واضح رہے کہ اگر سزا برقرار رہتی ہے تو وہ شخص 8 سال تک کوئی الیکشن نہیں لڑ سکے گا۔

مذہب اسلام کی تبلیغ کے لیے مسلمانوں کو آگے آنے ڈاکٹر ذاکر نائک کی اپیل

عمان میں دوران تقریر مودی حکومت کو بنایا تنقید کا نشانہ، آر ایس ایس پر بھی کیا حملہ!

مسقط: 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) معروف مبلغ و داعی اسلام ڈاکٹر ذاکر نائک نے عمان میں مذہب اسلام اور قرآن کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے ایک انتہائی اہم تقریر کی ہے۔ لیکن اس دوران انہوں نے حکومت ہند اور آر ایس ایس کے خلاف کچھ ایسی باتیں کہیں جس پر سوشل میڈیا میں سخت اعتراض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ذاکر نائک کو عمان بلایا گیا تھا تاکہ وہ اسلام کے تعلق سے تقریر کریں، لیکن انھوں نے ہندوستان کے خلاف کھل کر بات کی۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر ذاکر نائک نے تقریر تو بہت اچھے انداز میں شروع کیا تھا اور عمان حکومت کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ کچھ اہم باتوں کا تذکرہ کیا تھا۔ انھوں نے تقریر کے آغاز میں کہا کہ ''عمان میں میرا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا، اس کے لیے میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔'' پھر انھوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں سے مذہب اسلام کی تبلیغ کے لیے آگے آنے کی اپیل کی۔ ڈاکٹر ذاکر نائک نے کہا کہ ''میں مسلموں اور غیر مسلموں کو قرآن پر ایک 'پبلک ڈائیلاگ' (عوامی گفتگو) کے لیے مدعو کرنا چاہتا ہوں۔'' بتایا جاتا ہے کہ کچھ دیر کی تقریر کے بعد بہت ہی عقلمندی کے ساتھ ڈاکٹر ذاکر نائک

نے حکومت ہند اور وزیر اعظم مودی کو تنقید کا نشانہ بنانا شروع کردیا۔ انھوں نے ہندوستان میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کیا اور مودی حکومت کے ساتھ ساتھ آر ایس ایس کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریر کی کچھ ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر سامنے آئی ہیں جن میں وہ ہندوستان کے موجودہ حالات کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائک کو عمان میں 23 مارچ اور 25 مارچ کو لیکچر دینے کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ 23 مارچ کا لیکچر انھوں نے پیش کر دیا ہے جس میں مبینہ طور پر انھوں نے حکومت ہند کی مخالفت کی۔ 25 مارچ کا لیکچر ابھی باقی ہے۔ عمان میں ڈاکٹر ذاکر نائک کے اس پروگرام کے پیش نظر حکومت ہند نے حکومت عمان سے رابطہ کیا تھا اور گزارش کی تھی کہ انھیں ملک میں نہ آنے دیں۔ حکومت ہند نے کہا بتایا تھا کہ ڈاکٹر ذاکر نائک اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں اور ہندوستان میں ان کے خلاف کئی معاملے درج ہو چکے ہیں۔ اس سے قبل یہ بھی خبریں آئی تھیں کہ ہندوستانی ایجنسیاں عمان کے افسران سے رابطے میں ہیں تاکہ ڈاکٹر ذاکر نائک کو حراست میں لیا جاسکے اور پھر ڈیپورٹ کرکے ہندوستان لایا جاسکے۔

آر بی آئی کی مالیاتی سال 24-2023 میں 6 اجلاس ہوں گے

نئی دہلی: 23 مارچ (عصر حاضر نیوز) آر بی آئی کی مانیٹری پالیسی کمیٹی (MPC) اگلے مالی سال میں چھ بار میٹنگ کرے گی اور 24-2023 کی اپنی پہلی تین روزہ میٹنگ 3 تا 6 اپریل (3، 5 اور 6 اپریل) کے دوران منعقد کرنے جا رہی ہے۔ آر بی آئی کی مانیٹری پالیسی کمیٹی ہندوستان میں سود کی شرح کا تعین کرنے والا پینل ہے جو ملک میں قرض دینے کی کلیدی شرحوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ آر بی آئی کے گورنر کی سربراہی میں کمیٹی میں مرکزی بینک کے دو نمائندے اور تین بیرونی اراکین ہیں۔ جمعہ (24 مارچ) کو آر بی آئی کے جاری کردہ شیڈول کے

مطابق مالیاتی سال 24-2023 کی پہلی دوماہی مانیٹری پالیسی 3، 5 اور 6 اپریل کو شیڈول ہے اور اگلا 6 اور 8 جون کے دوران منعقد ہوگا۔ تیسری، چوتھی اور پانچویں میٹنگ 8 تا 10 اگست، 4 تا 6 اکتوبر اور 6 تا 8 دسمبر کو طے کی گئی ہے۔ ایم پی سی کا چھٹا دوماہی اجلاس 6 تا 8 فروری 2024 کو منعقد ہونے والا ہے۔ موجودہ گھریلو اور اقتصادی حالات پر ایم پی سی کے غور و خوض کے بعد آر بی آئی کے گورنر نے دوماہی مانیٹری پالیسی کا اعلان کیا۔ یہ ملاقاتیں تین دن میں ہوتی ہیں۔ مرکزی حکومت نے آر بی آئی کو یہ یقینی بنانے کا کام سونپا ہے کہ افراط زر 4 فیصد پر رہے اور دونوں طرف سے 2 فیصد کے مارجن کے ساتھ ہوگا۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 | 9959279301 | asrehazir@gmail.com

آئینۂ دکن

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

فرمانِ الٰہی

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہاری خاطر سمندر کو پھاڑ ڈالا تھا چنانچہ تم سب کو بچالیا تھا اور فرعون کے لوگوں کو (سمندر میں) غرق کر ڈالا تھا اور تم یہ سارا نظام دیکھ رہے تھے، اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا تھا پھر تم نے ان کے پیچھے (اپنی جانوں پر) ظلم کر کے بچھڑے کو معبود بنالیا۔ (سورۃ البقرہ: ۵۰_۵۱)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

بہ تاریخ: 3/رمضان المبارک 1444ھ
بہ مطابق 26/مارچ 2023ء بہ روزِ اتوار

یہ اوقات صرف شہر حیدرآباد دکن واطراف کے لیے ہیں Hyderabad

سحر SAHER	افطار IFTAR
4:54	6:34

نماز	ابتدا	انتہا
فجر	5:16	6:10
ظہر	12:32	4:42
عصر	4:43	6:28
مغرب	6:34	7:40
عشاء	7:41	4:53
اشراق	6:10	
زوال	12:22	

نوٹ: احتیاط یہ ہے کہ مذکورہ وقت پر ہی سحر ختم کر دیں البتہ اس میں مزید دس منٹ کی گنجائش ہے اگر دس منٹ بعد بھی کھاتا ہے تو روزہ نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو لوگ رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور ایسے ہی جو لوگ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح و تہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اسی طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

قرآن سے جڑ جائیے رمضان کے ساعتوں کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ کی رضا حاصل کیجے: مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی

حیدرآباد، 25/مارچ (پریس ریلیز) رمضان نزول قرآن کا عظیم مہینہ ہے، اسکی ایک ایک ساعت اور لمحہ انمول ہے اسکی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی، سینئر کالم نگار وصحافی نے، مسجد صالحہ قاسمؒ ہاشم آباد میں کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے بندوں کے لیے سال میں ایک ماہ رمضان المبارک کو بار بار لاتے ہوئے انکی تربیت کا سامان فرمادیتا ہے تاکہ اسکے بندے اپنی پوری زندگی میں بندگی رب کا حق ادا کرنے میں کمزوری نہ دکھائیں اور نہ ہی کسی قسم کی کوتاہی انکی زندگی پنپے۔ مولانا نے فرمایا کہ روزہ کی حالت میں گناہوں سے رک جانا ہی صوم ہے، لہٰذا صائم؛ "روزدار" کو چاہیے کہ ہر بری چیز سے اجتناب کرے اور برائیوں کے قریب بھی نہ جائیں چاہے چھپی ہوئی گندگی وگناہ ہوں یا اعلانیہ کی جانے والی معصیت و نافرمانیاں ان سب سے ہر حال میں بچ کر اپنا روزہ پورا کرنا اہل ایمان کے لیے لازمی۔ آدمی روزے سے رہ کر جھوٹ، غیبت، دھوکہ دہی سے پرہیز نہ کیا اسکے حصہ میں بھوک پیاس کے سوا کچھ نہں آیا۔ مولانا اسلامی نے اس بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ آدمی اللہ پر ایمان رکھتے ہوے اور اسی سے اجر کی امید کے ساتھ دن کا روزہ اور رات کا قیام (تراویح) میں کھڑا رہا تو اسکے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کے ارشاد سے یہ بات بھی بتائی کہ ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے، ہم رمضان کے مہینے سے خوب فائدہ اٹھائیں کیونکہ اس میں ایک نفل ایک فرض کے برابر ہے اور ایک فرض ستر ۷۰ فرض کی قدر کے برابر ہے۔

دارالعلوم حلیمیہ کے ایک طالم علم نے ایک بیٹھک میں مکمل قرآن پاک سنایا

ذمہ داران وانتظامیہ کی جانب سے تہنیتی و دعائیہ تقریب کا انعقاد

میدک: 25/مارچ (پریس نوٹ) مدرسہ عربیہ دارالعلوم حلیمیہ نظام پیٹ میں خوش نصیب طالب علم دلشاد نے ایک بیٹھک میں مکمل قرآن مجید سنانے کی سعادت حاصل کی۔ قرآن مجید کا حفظ یاد ہونا ہمارے پیارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے، قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے، قرآن مقدس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاص بندوں کے سینوں کا انتخاب کرتا ہے، خوش نصیب بچے اور بچیاں ہی قرآن مجید کو مکمل یاد کر کے اللہ کے خاص بندوں میں شامل ہو جاتے ہیں، ضلع میدک کا قدیم بافیض مرکزی دینی مدرسہ دارالعلوم حلیمیہ نظام پیٹ جو حضرت مولانا الشاہ منیر احمد صاحب کالینہ ممبئی کی سرپرستی میں

روز اول سے ہی دین کی اشاعت وحفاظت میں لگا ہوا ہے، آج مدرسہ ہذا کے ہونہار طالب علم عزیزم محمد دلشاد بن محبوب صاحب نے ایک بیٹھک میں اساتذہ مدرسہ حافظ محمد عبدالعزیز صاحب منیری زید مجدہ مولانا عبدالروٴف، حافظ محمد اطہر حافظ عمار حلیمی کی موجودگی میں صبح 8 آٹھ تا 4 چار بجے دن مکمل قرآن مجید سنانے کی سعادت حاصل کی، اس موقع سے دعائیہ اجتماع کا انعقاد عمل میں لایا گیا الحاج محمد انور صاحب ناظم مدرسہ ہذا (مجاز صحبت حضرت مولانا شاہ منیر احمد صاحب مدظلہ ممبئی) نے قیمتی نصیحت فرما کر دعا فرمائی اس موقع سے ارباب مدرسہ محمد اقبال، محمد عبدالرب، معین الدین نے شال پوشی کے ذریعے تہنیت پیش کی محمد احمد محمد عثمان اصغر محمد طلحہ قاری عظمت اللہ خان و دیگر موجود تھے۔

گلشن خلیل میں اسٹڈی سرکل کا پہلا قرآنی مذاکرہ

حیدرآباد۔ 25/مارچ (پریس نوٹ) معتمد اسٹڈی سرکل ڈاکٹر یوسف حامدی کے بموجب اسٹڈی سرکل کل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام مصلی گلشن خلیل مانصاحب ٹینک روبرو گارڈن ٹاورس میں 26 مارچ کو بعد نماز ظہر قرآنی مذاکرہ منعقد ہوگا۔ میں مولانا راشد نسیم ندوی بعنوان 'رمضان اور تذکیہ نفس' اور نائب صدر مجلس تعمیر ملت ڈاکٹر محمد مشتاق علی 'روزہ کی افادیت سائنس کی روشنی میں' کے عنوان پر خطاب کریں گے۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے اوقاتِ کار

حیدرآباد: مولانا محمد ارشد علی قاسمی سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کے بموجب ماہ رمضان المبارک میں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھراپردیش متصل مسجد الماس کالی قبر چادر گھاٹ کے اوقات کار 11 بجے دن سے شام 5 بجے تک رہیں گے اتوار کے دن بھی دفتر کھلا رہے گا فون نمبر برائے رابطہ: 9985030527 / 9949144557

مدینہ منشن میں تعمیر ملت کی جانب سے رحیم قریشی اسکالرشپ تقسیم تقریب۔ جناب ضیاء الدین نیئر و دیگر کا خطاب

حیدرآباد۔ 25/مارچ (پریس نوٹ) صدر مجلس تعمیر ملت جناب محمد ضیاء الدین نیئر نے کہا کہ موجودہ نسل کو سیرت طیبہؐ اور صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ کے واقعات کے بارے میں واقف کروانا ضروری ہے اور کہا کہ دینی و دنیوی تعلیمات کو عام کرنا کل ہند مجلس تعمیر ملت کا مقصد ہے۔ جناب محمد ضیاء الدین نیئر مدینہ منشن میں کل ہند مجلس تعمیر ملت کی جانب سے ڈگری کالج طلبا میں رحیم قریشی اسکالرشپ تقسیم تقریب میں صدارت خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ دینی تعلیم سے دوری ہی ہمارے زوال کا سبب بن رہا ہے۔ انہوں نے سابق صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت جناب محمد عبدالرحیم قریشی کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ ریاضی میں ایم ایس سی ہونے کے ساتھ فزکس میں بھی ماہر تھے اس کے باوجود وہ قرآن وحدیث کے علاوہ ملک وملت کے حالات پر بھی عبور رکھتے تھے اور مسلم ممالک کے تعلق سے خبر گیری ان کا شیوہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ جناب رحیم قریشی سچے عاشق رسولؐ اور غلام تھے جنہوں نے ملت کے غریب و مستحق نونہالوں کو تعلیمی امداد کی غرض سے تعمیر ملت کی جانب سے تعلیمی ٹرسٹ کے قیام کے لئے بیرون ممالک کا دورہ کیا۔ نائب صدر تعمیر ملت جناب محمد وہاج الدین صدیقی نے اسکالرشپ حاصل کرنے والے طلبا وطالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ ان طلبا وطالبات کو یہ عزم کر لینا چاہئے کہ مستقبل میں وہ اسکالرشپ دینے کے اہل بن جائیں۔ انہوں نے حصول تعلیم کے بعد حلال رزق پر توجہ مرکوز کرنے پر زور دیا جو ترقی کی ضامن ہے۔ جناب محمد وہاج الدین صدیقی نے کہا کہ ہم سب کو اپنا اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ موجودہ دور میں مسلمان اپنے اعمال کے وجہ سے ہی ظلم وستم کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے شیطانی وسوسوں سے دور رہتے ہوئے اسلامی طریقوں کو اپنانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے دینی تعلیمات حاصل کر کے دین کا داعی وسپاہی بننے پر بھی زور دیا۔ معتمد عمومی جناب عمر احمد شفیق نے تعمیر ملت کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملک کی ممتاز شخصیتوں و دانشوروں میں بانی تنظیم جناب سید خلیل اللہ حسینیؒ کا شمار ہوتا ہے ان کے ساتھ ہی جناب محمد عبدالرحیم قریشی، مولانا سلیمان سکندر، جناب نظام الدین مغربی اور مولانا مظہر الحق قادری کے علاوہ جناب کریم رضا و جناب یوسف رحمت اللہ کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب رحیم قریشی کو اردو کے ساتھ انگریزی اور فارسی پر بھی عبور تھا اور یہ ان کی قابلیت کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری بنائے گئے تھے اور کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ تمام مسلکوں کا مشترکہ مرکز ہے جہاں مسلمانوں کے شرعی مسائل پر اہم فیصلہ ہوتے ہیں جو تمام مسلمانوں کے لئے قابل ہیں اور مسلم پرسنل لا بورڈ کا مقصد دستوری حقوق کے مطابق مسلمانوں کو حق دلانا ہے۔ جناب عمر احمد شفیق نے جناب رحیم قریشی کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ماضی میں ملک کے مختلف علاقوں بشمول حیدرآباد میں رونما ہونے والے فسادات کی تحقیقات کے لئے حکومتوں کی جانب سے تشکیل شدہ کمیشنوں میں موثر نمائندگی کیا کرتے تھے جس کمیشن کے عہدیدار بھی ان کی قابلیت اور پیش کردہ دلائل پر ششدر ہو جاتے تھے۔

وزیراعلیٰ کے سی آر اور ہریش راؤ کے تعاون سے مسجد کی تعمیر

سدی پیٹ: 25/مارچ (راست) تلنگانہ ایک سیکولر ریاست ہے جہاں پر تمام مذاہب کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ یہاں کے عوام فرقہ پرستی کو ناپسند کرتی ہیں اور یہاں کے سیاسی قائدین بھی تمام مذاہب کو لیکر چلتے ہیں۔ وزیراعلیٰ کے چندرشیکھر راؤ اور وزیر فینانس ہریش راؤ کی اقلیتوں سے دوستی کی مثال ضلع سدی پیٹ میں نظر آئی جہاں انہوں نے مسجد کی تعمیر کیلئے ایک بڑی اراضی فراہم کی۔ جس پر مسجد کا تعمیری کام جاری ہے۔ سید مظفر الدین احمد (آرگنائزنگ سکریٹری) کے بموجب حیدرآباد سے سدی پیٹ روڈ پر ایک مقام پر یگنا پور ہے جہاں پر مدینہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوگیا ہے اور گراؤنڈ فلور کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور پہلی منزل کا چھت پڑ چکا ہے۔ وزیراعلیٰ چندرشیکھر راؤ اور ہریش راؤ نے خصوصی طور پر مسجد کے گراؤنڈ فلور پر ملگیوں کی تعمیری اجازت بھی دی ہے تاکہ ان کے کرایوں سے مسجد کے دیگر اخراجات پورے ہوسکیں۔ مسجد کی تعمیر احمد بیگ کی نگرانی میں جاری ہے۔ احمد بیگ نے کہا کہ اس وسیع مسجد میں وزیراعلیٰ کے چندرشیکھر راؤ اور ہریش راؤ سے نمائندگی کے بعد ان لوگوں نے مدینہ مسجد کی اراضی کیلئے وسیع زمین فراہم کی ہے۔ مدینہ مسجد کا پہلا چھت ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد سے متصل عیدگاہ و قبرستان کی حصار بندی کا کام بھی ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عیدگاہ اور قبرستان کا کام بھی ہو رہا ہے۔ مسجد میں بچوں کو دینی تعلیم سکھانے کیلئے مدرسہ کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ کے مقدس شب و روز

مجلس علمیہ تلنگانہ وآندھراپردیش کے زیر اہتمام اجلاس

بعنوان
دین کے خاطر صحابہ کی محنتیں اور ہمارا رویہ

جس کو
حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم
خطاب فرمائیں گے

نماز ظہر 02:30

بتاریخ: ۲۶/مارچ ۲۰۲۳ء مطابق ۴/رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ بروز اتوار بعد نماز ظہر

بمقام: مسجد الکوثر، حافظ بابا نگر حیدرآباد

نوٹ: خواتین کے لئے متولی مسجد کے گھر پر انتظام رہے گا

منجانب: روضۃ الکوثر مسجد الکوثر حافظ بابا نگر، حیدرآباد

عامۃ المسلمین سے خواہش کی جاتی ہے ایمان افروز خطاب سے استفادہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

ادارہ فیضان مصطفیٰ ﷺ
تحت: فیضان ایجوکیشنل ٹرسٹ (Regd.No:162/BK IV/2018)
IDARA FAIZAN-E-MUSTAFA (saw)
Under: Faizaan Educational Trust
(Regd. No: 162/BK IV/2018)
#18-8-223/10, Riyasath Nagar Road, Hyderabad-59 (T.S) India.

مختصر تعارف

ایک ہمہ وقتی، عصری و دینی، اقامتی درسگاہ ہے، جہاں عصری علوم کے ساتھ شعبہ ناظرہ، قرآن مجید، قاعدہ، دینیات، حفظ قرآن مجید اور عالمیت کی تعلیم دی جاتی نیز ادارہ کی نگرانی میں شہر کے علاوہ دیہات کے مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کی غرض سے دینی تعلیمی و دعوتی فکریں جاری ہیں جس کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:

کل تعداد ہمہ وقتی طلبہ وطالبات	398	اقامتی طلبہ	95
کل تعداد طلبہ وطالبات مکاتب	570	کل تعداد طلبہ وطالبات دیہی مکاتب	520
حفظ مکمل کرنے والے طلبہ وطالبات	16	SSC مکمل طلبہ وطالبات	27
تعداد معلمین ومعلمات	28	تعداد منتظمین وعملہ	8
مدرسہ کا ماہانہ خرچ	تقریباً 6 لاکھ	مدرسہ کا سالانہ خرچ	70 لاکھ سے زائد ہے

مدرسہ میں اکثر طلبہ وطالبات غریب اور مستحق ہیں مدرسہ ان کے تمام اخراجات برداشت کرتا ہے۔ آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے ان خدمات کے انجام دینے میں مالی اعتبار سے کافی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت کے اس اہم کام میں اپنی جانب سے اور اپنے مرحومین کی جانب سے خود بھی حصہ دار بنیں اور دوست احباب کو بھی توجہ دلائیں۔ ماہانہ ممبر بن کر یا ایک فل ٹائم کلاس یا ایک پارٹ ٹائم کلاس کے خرچ کی ماہانہ ذمہ داری قبول فرما کر، یا اناج، راشن وغیرہ کی ذمہ داری قبول فرما کر، یا مدرسہ کے ضرورت کے سامان وغیرہ کے ذریعہ۔ انشاء اللہ یہ آپ کے حق میں ثواب جاریہ رہے گا۔

ایک فل ٹائم کلاس کا ماہانہ خرچ 12000-15000 | ایک پارٹ ٹائم کلاس کا ماہانہ خرچ 3000-5000

نیز رمضان المبارک کے موقع سے زکوۃ، صدقات، عطیات کے ذریعہ ادارہ کا دل کھول کر تعاون فرمائیں، اپنی دلی ہمدردیوں اور دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں، حضور ﷺ روزہ داروں کو سحر افطار کرانے کی ترغیب دی ہے اور دینی تعلیم حاصل کرنے والے مہمانان رسول کی رمضان میں خدمت اور ضیافت بھی زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

ایک دن سحر، افطار، عشائیہ کا کم از کم خرچ: افطار 4000 | طعام شب 8000 | سحر 7000

8686845144
9392581271
8341010632
SCAN & PAY TO BHIM UPI Paytm G-Pay : 9866042112
Bank Account Detail :
Name: FAIZAAN EDUCATIONAL TRUST
A/c: 59100200000111, Bank of Baroda
IFSC : BARB0DILSUK (5th Letter is ZERO)
Khaleel Nadwi-9912666997

آئینۂ دکن
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

رمضان المبارک میں حیدرآباد دکن کی قدیم تہذیب جوایک قصۂ پارینہ بن کر رہ گئی!

روزہ داروں کے احترام میں ہوٹلوں پر پردے تو کجا غیر روزہ دار بے جھجک سرعام کھاتے پیتے اور سگریٹ نوشی کرتے نظر آرہے ہیں

حیدرآباد: 25/مارچ (عصر حاضر نیوز) وقت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ روایات اور رواج بھی بدلنے لگے ہیں۔ جونئی روایات اور رواج کے پاسدار ہیں، وہ پرانی روایات پر قدغن لگارہے ہیں۔شہر حیدرآباد اب رواج اور روایات کو بدلنے والا شہر بن گیا ہے کیونکہ ہر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ پرانے اقدار کو نئی نسل بدل رہی ہے اور نئے اقدار کو گلے لگا رہی ہے۔ پرانا شہر حیدرآباد کا کئی برسوں سے یہ کلچر تھا کہ یہاں ماہ مقدس رمضان المبارک کے موقع پر روزہ داروں کے احترام اور غیر روزہ دار افراد کے کھلے عام کھانے پینے سے بچنے کے لئے ہوٹلوں پر پردے ڈال دیئے جاتے تھے۔ یہ کلچر اب تبدیل ہوگیا ہے۔اب پرانا شہر میں کسی بھی ہوٹل میں رمضان کے دوران پردہ لگا ہوا نظر نہیں آتا اور دوپہر کے اوقات میں بھی غیر روزہ دار، ان ہوٹلوں میں مزہ سے کھلے عام کھاتے پیتے ہیں۔وہ روزہ دار کا احترام بھی نہیں کرنا چاہتے۔اس طرح شہر کی اس قدیم روایت سے انحراف کیا جارہا ہے۔ پرانا شہر حیدرآباد کے بزرگوں نے بتایا کہ نظام حیدرآباد کے دور سے ہی ہوٹلوں پر پردے کا چلن تھا اور لوگ اس ماہ کے دوران روزہ داروں کا احترام کرتے ہوئے ہوٹلوں میں کھانے پینے سے گریز کرتے تھے لیکن بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ بھی بدل گئی، روایات تبدیل ہوگئے اور نیا کلچر فروغ پا گیا ہے۔ پرانا شہر میں حالیہ برسوں کے دوران ہوٹلوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ان ہوٹل مالکین سے جب اس تعلق سے استفسار کیا گیا تو وہ حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ کئی ایسی ہوٹلیں ہیں جن کے مالکین اس تعلق سے بالکل بے خبر ہیں، وہ جانتے ہی نہیں کہ ایسا کبھی ہوا کرتا تھا۔ان کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں کوئی بھی گاہک رمضان میں ہوٹل میں پردے لگانے کو پسند نہیں کرتا۔ماہ صیام میں دن کے اوقات میں ان ہوٹلوں میں بلا روک ٹوک کھانے پینے کی اشیا ملتی ہیں۔ پرانی ہوٹلوں کا بھی حال بھی نئی ہوٹلوں جیسا ہوگیا ہے، پرانی ہوٹلوں میں بھی یہ طریقہ کار اب نظر نہیں آرہا ہے۔اب تو صورتحال یہ ہوگئی ہے کہ ہوٹل سے منسلک ہی کھانے پینے کے اشیا کی بنڈیاں بھی لگائی جارہی ہیں۔ ہوٹل مالکین نے واضح کیا کہ ان بدلتی قدروں کے سبب وہ مجبور ہیں۔اس خصوص میں سابق میں مولانا انوار احمد نائب شیخ التفسیر جامعہ نظامیہ نے یو این آئی کو بتایا تھا کہ پہلے دور میں ہوٹلوں میں مسافرین، مریضوں اور غیر روزہ دار گاہکوں کے لئے پردے لگائے جاتے تھے تاکہ رمضان اور بالخصوص روزہ داروں کی بے احترامی نہ ہونے پائے، تاہم بدلتے وقت اور قدروں کے ساتھ ساتھ ایسا نہیں ہورہا ہے۔انہوں نے کہا "سلطنت آصفیہ کے دور میں رمضان کی کھلے عام بے حرمتی ہورہی تھی۔مولانا انواراللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ جب وزیر امورمذہبی بنائے گئے تو انہوں نے سلطنت آصفیہ کی جانب سے ایک حکم جاری کروایا کہ پردہ کا نظم ہوٹلوں میں کیا جائے۔صرف مسافرین اور بیمار افراد کیلئے ہی کھانے کا نظم ہوٹلوں میں کیا جائے۔اس سے رمضان کی بے احترامی نہ ہونے پائے"۔سماجی اقدار میں تبدیلی آگئی ہے، پرانی چیزیں بدل گئی ہیں۔ پہلے تمام افراد بالخصوص ہوٹل مالکین ماہ مقدس رمضان کا احترام کیا کرتے تھے تاہم اب حساسیت ختم ہوگئی ہے اور معاشرہ میں اخلاقی انحطاط پیدا ہوگیا ہے۔یہ ہماری تہذیب کا حصہ تھا اور رمضان میں بے روزہ داروں کی جانب سے کھل کر کھانے پینے کی اشیا کے استعمال سے گریز کیا جاتا تھا جس کے لئے پردے ہوٹلوں میں لگائے جاتے تھے تاہم نئے زمانے کی نئی چمک دمک اور نئی روشنی والی نئی نسل نے اس کو فراموش کردیا ہے۔ پہلے لوگوں میں آداب شریعت کا لحاظ تھا اور کھلے عام اشیائے خوردونوش کا استعمال کرنے سے گریز کیا جاتا تھا لیکن صورتحال اب بدل گئی ہے۔رمضان المبارک کے آغاز کے بعد اگرچہ مساجد میں عبادت کرنے والوں کا ہجوم دیکھا جارہا ہے لیکن ہوٹلوں میں دن کے اوقات میں رمضان المبارک کے احترام پر ابھی بھی کوئی خاص توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ پرانے شہر کے تجارتی علاقوں میں اب بھی ہوٹلوں میں بغیر پردہ کے رمضان میں کاروبار کیا جارہا ہے اور رمضان کے احترام میں ہوٹلوں میں پردے لگانے کا طریقہ قصہ پارینہ بن گیا ہے، جلد ہی یہ ہماری قدیم تہذیب کا طریقہ کار ماضی کی دلکش یاد بن جائے گا۔

تلنگانہ بی جے پی سربراہ بنڈی سنجے کو ایس آئی ٹی کی نوٹس

حیدرآباد 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کے پرچہ کے لیک ہونے کے معاملہ کے سلسلہ میں الزامات پر ایس آئی ٹی نے ایک بار پھر بی جے پی کے ریاستی صدر بنڈی سنجے کو ایک نوٹس جاری کی ہے۔ ہفتہ کی صبح، ایس آئی ٹی کے اہلکاران کے مکان پہنچے اور یہ نوٹس حوالے کی۔دوسری طرف زعفرانی جماعت کے لیڈروں نے اس نوٹس پر برہمی کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے اس مسئلہ پر مہادھرنے کے سبب یہ نوٹس ان کو دی گئی ہے۔بنڈی سنجے نے الزام لگایا تھا کہ پیپر لیک معاملہ میں حکومت کا رول ہے اور وزیر تارک راماراو کے قریبی افراد اس میں ملوث ہیں۔ ایس آئی ٹی حکام نے انہیں قبل ازیں بھی نوٹس جاری کرتے ہوئے 24 مارچ کو ایس آئی ٹی کے سامنے حاضر ہونے کی ہدایت دی تھی تاہم بنڈی سنجے حکام کے سامنے حاضر نہیں ہوئے۔انہوں نے کہا کہ انہیں ایس آئی ٹی کی جانچ پر یقین نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں قانونی مشورہ لیں گے۔

ایل وی ایل۔ایم تری/ون ویب انڈیا۔2 مشن کیلئے الٹی گنتی کا آغاز

حیدرآباد 25مارچ (عصر حاضر نیوز) آندھراپردیش کے سری ہری کوٹہ کے ستیش دھون خلائی مرکز سے اتوار کو چھوڑے جانے والے ایل وی ایل۔ایم تری/ون ویب انڈیا۔2 مشن کیلئے الٹی گنتی کا آغاز ہوگیا ہے۔ساڑھے 24 گھنٹے کی اس الٹی گنتی کا ہفتہ کی صبح 8:30 بجے آغاز ہوا۔اسرو کے ذرائع نے یہ بات بتائی۔اپنے ٹوئیٹ میں اسرو نے کہا کہ ایل وی ایل۔ایم تری/ون ویب انڈیا۔2 مشن کیلئے الٹی گنتی کا آغاز ہوگیا ہے۔ 643 ٹن والا 43.5 میٹر اونچا، ایل وی ایم تری، اسرو کا سب سے بھاری لانچر ہے۔الٹی گنتی کے دوران، پروپلنٹ فلنگ آپریشن، تین مرحلہ والی خلائی گاڑی میں انجام دیا جائے گا۔ان سٹلائیٹس کو چھوڑنے کے تقریباً20 منٹ بعد تین مرحلوں سے گذر کر یہ سٹلائیٹس مرحلہ وار انداز میں مدار میں پہنچ جائیں گے۔اسرو نے کہا کہ موجودہ مشن، ایل وی ایم تری۔ایم تری، دوسرا کمرشیل سٹلائیٹ مشن ہے جس کو نیو اسپیس انڈیا لمیٹیڈ کی جانب سے اس کے ایم ایس نٹ ورک ایکسس ایسوسی ایٹس لمیٹیڈ (ون ویب) برطانیہ، گاہک کے لئے چھوڑا جارہا ہے۔ایل وی ایم۔تری، اسرو کے بھاری راکٹ لانچ گاڑی GSLVMK-III کا نیا نام ہے جس کی گنجائش مدار میں بھاری سٹلائیٹس کو چھوڑنا ہے۔ون ویب، عالمی مواصلاتی نٹ ورک ہے جس سے سرکاری، تجارتی اور دیگر اداروں کو فائدہ پہنچے گا۔

کھدوائی کے دوران کریم نگر میں نظام دور کے چاندی کے سکے پائے گئے

کریم نگر: 25مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے ضلع کریم نگر میں چاندی کے سکے پائے گئے جو نظام حیدرآباد کے دور کے ہیں۔یہ 27 سکے ضلع کے گولہ پلی میں منریگا کے مزدوروں کی جانب سے کی گئی کھدوائی کے دوران پائے گئے۔مزدوروں نے ان سکوں کو ہر ایک میں مساوی طور پر تقسیم کرلیا۔اس واقعہ کی اطلاع کے ساتھ ہی تحصیلدار، دیگر عہدیداروں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا اور جانچ شروع کردی۔بعض سکوں کے برآمد ہونے کے بعد عہدیداروں نے مزدوروں سے خواہش کی کہ بقیہ سکوں کو حکومت کے حوالے کیا جائے۔یہ سکے 1869 تا 1911 کے دور کے ہیں جن کا معائنہ کیا گیا۔

مندر کے مشتبہ ملازم کے پاس سے گانجہ ضبط

تروپتی 25مارچ (نامہ نگار) آندھراپردیش کے تروملا میں مندر کے ایک مشتبہ ملازم کے بیگ سے گانجہ ضبط کیا گیا۔یہ آوٹ سورسنگ ملازم گانجہ منتقل کرتا ہوا پکڑا گیا۔اس کو اسپیشل انفورسمنٹ بیورو نے پکڑ لیا۔اس کی شناخت تروپتی سے تعلق رکھنے والے گنگاڈی کے طور پر کی گئی ہے جو تروملا کے لگیج کاونٹر پر آوٹ سورسنگ ملازم کے طور پر کام کرتا ہے۔مشتبہ انداز پر اس کے بیگ کی تلاشی لی گئی جس میں یہ ممنوعہ شئے برآمد ہوئی۔اس 150 گرام گانجہ کی مالیت کا اندازہ لگایا جارہا ہے۔سی سی ٹی وی فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ ملزم پلاسٹک کے ڈھکن میں گانجہ کے چھوٹے پیکٹ لے کر تروملا آیا۔اس واقعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر این چندرابابو نے حیرت کا اظہار کیا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاست میں گانجہ کے غیر قانونی کاروبار میں اضافہ ہورہا ہے۔انہوں نے کہا کہ مقدس مقام پر گانجہ کی ضبطی انتہائی افسوسناک ہے۔

پیپر لیک معاملہ، حیدرآباد میں بی جے پی کا احتجاج

حیدرآباد25مارچ (عصر حاضر نیوز) بی جے پی نے تلنگانہ پبلک سروس کمیشن میں پیپر لیک معاملہ کے خلاف شہر حیدرآباد کے اندرا پارک کے قریب دھرنا دیا جس میں بے روزگاروں کی بڑی تعداد نے حصہ لیا۔ بی جے پی لیڈروں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیپر لیک ہونے کی وجہ سے تمام امتحانات منسوخ کردیئے گئے ہیں۔ بی جے پی نے انتباہ دیا ہے کہ اس معاملہ پر ان کی تحریک جاری رہے گی۔انہوں نے الزام لگایا کہ پرچہ لیک ہونے کے لئے وزیر تارک راماراو ذمہ دار ہیں۔ان کو ہٹایا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ احتجاجیوں نے کہا کہ اس معاملہ پر ایس آئی ٹی کی جانچ کافی نہیں ہے، انہیں ایس آئی ٹی پر بھروسہ نہیں ہے۔ بی جے پی نے امتحان تحریر کرنے والے ہر امیدوار کے لئے ایک لاکھ روپئے معاوضہ کا مطالبہ کیا۔

تلنگانہ: پیپر لیک معاملہ، ایک اور گرفتار

حیدرآباد 25مارچ (ذرائع) تلنگانہ پبلک سروس کمیشن (ٹی ایس پی ایس سی) پیپر لیک معاملہ میں ایس آئی ٹی حکام نے ایک اور شخص کو حراست میں لیا ہے۔ محبوب نگر ضلع کے نواب پیٹ طمانیت روزگار محکمہ میں کام کرنے والے ملازم پرشانتھن کو ایس آئی ٹی نے حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی ہے۔ایس آئی ٹی کو پتہ چلا کہ اس نے ملزمین سے پرچہ سوالات خرید کر امتحان تحریر کیا تھا۔ملزم راج شیکھر ریڈی کی طرف سے دی گئی اہم معلومات کی بنیاد پر اس کو حراست میں لیا گیا۔ایس آئی ٹی نے اس سلسلہ میں شواہد اکٹھے کیے ہیں۔

بی آر امبیڈکر کے مجسمہ کی 14 اپریل کو نقاب کشائی

حیدرآباد 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے پنجہ گٹہ سنٹرل علاقہ میں حکومت نے بی آر امبیڈکر کے مجسمہ کی تنصیب کی اجازت دے دی ہے۔ریاست کی حکمران جماعت بی آر ایس کے رکن اسمبلی ڈی ناگیندر کے ہاتھوں دستور ہند کے معمار کے مجسمہ کی تنصیب عمل میں لائی جائے گی۔اس کی نقاب کشائی 14 اپریل کو ہوگی۔اس سلسلہ میں ناگیندر نے انتظامات کا معائنہ کیا۔انہوں نے کہا کہ عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ مجسمہ نصب کیا جائے گا۔

پرچہ لیک معاملہ، عثمانیہ یونیورسٹی میں دوسرے دن بھی طلبا کا شدید احتجاج

حیدرآباد25مارچ (نامہ نگار) تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کے امتحانی پرچہ کے لیک ہونے کے معاملہ کے خلاف شہر حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی میں دوسرے دن بھی طلبا کی جانب سے شدید احتجاج کیا گیا جس سے یونیورسٹی کیمپس میں کشیدگی پھیل گئی۔آرٹس کالج کے طلباء نے پیپر لیک واقعہ کے خلاف ریلی نکالنے کی کوشش کی۔ پولیس نے مداخلت کرتے ہوئے انہیں گرفتار کرلیا۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس معاملہ کی جانچ برسرخدمت جج یا سی بی آئی سے کروائی جائے۔انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت 30 لاکھ طلباء کی زندگیوں سے کھلواڑ کررہی ہے۔اس موقع پر طلبہ نے تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کو برخاست کرنے کا مطالبہ کیا۔دوسری طرف، طلبا کے احتجاج کی حمایت کرنے والے کئی کانگریس لیڈروں کو پولیس نے پہلے سے گرفتار کرلیا تھا۔ پی سی سی کے جنرل سکریٹری ادانکی دیا کر کو گھر پر نظر بند کردیا گیا۔تلنگانہ کانگریس کے سربراہ ریونت ریڈی کے مکان پر پولیس کی بھاری تعداد کو تعینات کردیا گیا اور ریونت ریڈی کے مکان کی طرف جانے والی تمام سڑکیں بند کردی گئیں۔

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

دنیا کے نقشے پر خالصتان کا مطالبہ

'میں خود کو انڈین نہیں سمجھتا۔ میرے پاس جو پاسپورٹ ہے وہ مجھے ہندوستانی نہیں بناتا۔ یہ صرف ایک دستاویز ہے جس کے ساتھ سفر کرنا ہے۔' یہ الفاظ خالصتان کے حامی امرت پال سنگھ کے ہیں جو 'وارث پنجاب دے' تنظیم کے سربراہ ہیں۔ امرت پال سنگھ نے حال ہی میں خالصتان کا مطالبہ کیا ہے اور وہ تنازعات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اس وقت وہ کئی مجرمانہ مقدمات درج ہونے کے بعد مفرور ہے۔ حالیہ سماجی و سیاسی ہلچل کے درمیان پنجاب سے ایک اہم سوال ابھرا کہ آخر خالصتان کیا ہے اور سکھوں کے لیے علیحدہ ملک کا مطالبہ پہلی بار کب اٹھایا گیا؟ جب بھی سکھوں کی خود مختاری یا خالصتان کا مطالبہ اٹھتا ہے، سب کی توجہ بھارتی پنجاب کی طرف مبذول ہوتی ہے۔ گرونانک دیو کی جائے پیدائش ننکانہ صاحب آج کے پاکستان میں ہے۔ یہ علاقہ غیر منقسم ہندوستان کا حصہ تھا جس کی وجہ سے اسے سکھوں کی مادر وطن کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ انڈیا میں سکھوں کی بغاوت یا مسلح جدوجہد کا دور 1995 میں ختم ہوا۔ حالیہ دنوں میں اکالی دل کے رکن پارلیمنٹ سمرن جیت سنگھ مان اور دل خالصہ جمہوری اور پرامن طریقے سے اس کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ امریکہ میں کام کرنے والی تنظیم 'سکھ فار جسٹس' نے بھی خالصتان کا مطالبہ کیا ہے۔ تاہم، ان تمام تنظیموں کو انڈین پنجاب میں صرف ایک محدود حمایت حاصل ہے۔ خالصتان کا لفظ پہلی بار سنہ 1940 میں سامنے آیا تھا۔ اسے ڈاکٹر ویر سنگھ بھٹی نے مسلم لیگ کے لاہور مینیفیسٹو کے جواب میں ایک پمفلٹ میں استعمال کیا۔ اس کے بعد، اکالی رہنماؤں نے 1966 میں لسانی بنیادوں پر پنجاب کی تنظیم نو سے پہلے، 60 کی دہائی کے وسط میں پہلی بار سکھوں کی خود مختاری کا مسئلہ اٹھایا۔ سنہ 70 کی دہائی کے اوائل میں چرن سنگھ پنچی اور ڈاکٹر جگجیت سنگھ چوہان نے پہلی بار خالصتان کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر جگجیت سنگھ چوہان نے 70 کی دہائی میں برطانیہ کو اپنا اڈہ بنایا اور امریکہ اور پاکستان بھی گئے۔ سنہ 1978 میں چنڈی گڑھ کے کچھ نوجوان سکھوں نے خالصتان کا مطالبہ کرتے ہوئے دل خالصہ تشکیل دی۔ سکھوں کی مسلح تحریک کا پہلا مرحلہ گولڈن ٹیمپل یا سری دربار صاحب کمپلیکس پر حملے کے ساتھ ختم ہوا، جو کمپلیکس کے اندر موجود عسکریت پسندوں کو بھگانے کے لیے کیا گیا تھا۔ اسے 1984 میں آپریشن بلیو سٹار کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مسلح جدوجہد کے دوران زیادہ تر عسکریت پسندوں نے جرنیل سنگھ بھنڈرانوالے کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیا تھا۔ حالانکہ اس آپریشن کے دوران جرنیل سنگھ بھنڈرانوالے مارے گئے تھے۔ انھوں نے خالصتان یا علیحدہ سکھ قوم کے مطالبے کے بارے میں کبھی واضح طور پر بات نہیں کی۔ حالانکہ انھوں نے کہا تھا کہ اگر سری دربار صاحب پر فوجی حملہ ہوتا ہے تو یہ خالصتان کی بنیاد رکھے گا۔ انھوں نے سنہ 1973 کی سری آنند پور صاحب قرارداد کے نفاذ پر اصرار کیا جسے اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی نے منظور کیا تھا۔ سنہ 1973 کی آنند پور صاحب کی قرارداد نے اپنا سیاسی ہدف اس طرح بیان کیا 'ہمارے پنتھ (سکھ مت) کا سیاسی ہدف بلاشبہ سکھ تاریخ کے صفحات، خالصہ پنتھ کے دل اور دسویں گرو کے احکام میں موجود ہے۔ خالصہ کی بالادستی، شرومنی اکالی دل کی بنیادی پالیسی جیو پولیٹیکل ماحول اور ایک سیاسی نظام کی تشکیل کے ذریعے خالصہ کی بالادستی قائم کرنا ہے۔' اکالی دل ہندوستان کے آئین اور ہندوستان کے سیاسی ڈھانچے کے تحت کام کرتا ہے۔ آنند پور صاحب کی قرارداد کا مقصد سکھوں کے لیے ہندوستان کے اندر ایک خود مختار ریاست بنانا ہے۔ یہ قرارداد الگ ملک کا مطالبہ نہیں کرتی۔ سنہ 1977 میں، اکالی دل نے ایک پالیسی ہدایتی پروگرام کے حصے کے طور پر جنرل باڈی کے اجلاس میں اس قرارداد کو منظور کیا۔ اگلے ہی سال اکتوبر 1978 میں، اکالی دل لدھیانہ کانفرنس میں اس تجویز پر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کانفرنس کے وقت اکالی دل کی حکومت تھی۔ خود مختاری سے متعلق قرارداد نمبر ایک شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر گرو چرن سنگھ ٹوہرا نے پیش کی تھی اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ پرکاش سنگھ بادل نے اس کی حمایت کی تھی۔ قرارداد نمبر ایک کو آنند پور صاحب کی قرارداد کا 1978 ورژن کہا جاتا ہے۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ 'شرومنی اکالی دل محسوس کرتا ہے کہ ہندوستان مختلف زبانوں، مذاہب اور ثقافتوں کی ایک وفاقی اور جغرافیائی اکائی ہے۔ جمہوری روایات کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے یہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ پہلے سے طے شدہ اصولوں اور مقاصد کے مطابق مرکز اور ریاستوں کے تعلقات اور اختیار کو ازسرنو متعین کرکے آئینی ڈھانچے کو ایک وفاقی شکل دینا اور اقتصادی ترقی کی راہ کو آسان بنانا۔' خالصتان کا پہلا باضابطہ مطالبہ 29 اپریل 1986 کو عسکریت پسند تنظیموں کی یونائیٹڈ فرنٹ پنتھک کمیٹی نے کیا تھا۔ اس کا سیاسی مقصد یوں بیان کیا گیا: 'اس خاص دن پر مقدس اکال تخت صاحب سے، ہم تمام ممالک اور حکومتوں کے سامنے اعلان کر رہے ہیں کہ آج سے 'خالصتان' خالصہ پنتھ کا الگ گھر ہوگا۔ خالصہ اصولوں کے مطابق تمام لوگ خوشی اور مسرت سے زندگی گزاریں گے۔' ایسے سکھوں کو حکومت چلانے کے لیے اعلیٰ عہدوں کی ذمہ داری دی جائے گی، جو سب کی بھلائی کے لیے کام کریں گے اور اپنی زندگی پاکیزگی کے ساتھ گزاریں گے۔' انڈین پولیس سروس کے سابق آئی پی ایس افسر سمرن جیت سنگھ مان نے 1989 میں جیل سے رہائی کے بعد یہ مسئلہ اٹھایا لیکن اس کے رویے میں بہت سے تضادات دیکھے جا سکتے تھے۔ اب وہ سنگرور سے رکن پارلیمنٹ ہیں اور انھوں نے ہندوستان کے اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنے کا حلف اٹھایا ہے۔ تاہم پارلیمنٹ کے باہر انٹرویوز میں انھوں نے خالصتان کی وکالت کی۔ سال 1992 میں، یہ مسئلہ اکالی دل کے سرکردہ لیڈروں نے باضابطہ طور پر اٹھایا تھا۔ اس سلسلے میں انھوں نے 22 اپریل 1992 کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک یادداشت بھی پیش کی۔ میمورنڈم کے آخری پیراگراف میں لکھا گیا ہے کہ 'پنجاب کی غیر آبادکاری سکھوں کے معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے تحفظ اور آزادی کی بحالی کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ سکھ، دنیا کی تمام آزاد اقوام کی طرح ایک قوم ہیں۔' 'عوام کے آزادی میں رہنے کے حق کے بارے میں اقوام متحدہ کے اعلامیہ کے مطابق، سکھوں کو بھی امتیازی سلوک، استعمار، غلامی اور مخالف سیاست کے طوق سے آزاد ہونے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی آزاد شناخت بحال کر سکیں۔' اس میمورنڈم کو سونپنے کے دوران سمرن جیت سنگھ مان، پرکاش سنگھ بادل اور اس وقت کے شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر گرو چرن سنگھ ٹوہرا موجود تھے۔ اس کے بعد پرکاش سنگھ بادل اور گرو چرن سنگھ ٹوہرا نے کبھی اس میمورنڈم کا ذکر نہیں کیا۔ اکالی دل کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر پرکاش سنگھ بادل نے کہا کہ اب سے اکالی دل نہ صرف سکھوں بلکہ پنجاب کے تمام لوگوں کی نمائندگی کرے گا۔ حالانکہ یہ کوئی رسمی قرارداد نہیں تھی۔ سنہ 1994 میں سمرن جیت سنگھ مان کی اکالی دل (امرتسر) نے دوبارہ سیاسی مقاصد قائم کر لیے۔ جبکہ کیپٹن امریندر سنگھ نے بھی اس دستاویز پر دستخط کیے۔ پرکاش سنگھ بادل دستخط کرنے والوں میں شامل نہیں تھے۔ یہ دستاویز جسے امرتسر اعلامیہ بھی کہا جاتا ہے، یکم مئی 1994 کو سری اکال تخت صاحب کی سرپرستی میں دستخط کیے گئے۔ اس دستاویز کے مطابق 'شرومنی اکالی دل کا ماننا ہے کہ انڈیا مختلف ثقافتوں کا ایک برصغیر ہے۔ ہر ثقافت کا اپنا ورثہ اور مرکزی دھارے ہیں۔' 'برصغیر کو ایک وفاقی ڈھانچے کے تحت دوبارہ تشکیل دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہر ثقافت پھلے پھولے اور دنیا کے باغ میں ایک الگ خوشبو چھوڑے۔' 'اگر اس طرح کی تنظیمی تنظیم نو حکومت ہند کو قبول نہیں ہے تو پھر شرومنی اکالی دل کے پاس خالصتان کا مطالبہ کرنے اور جدوجہد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔' اس دستاویز پر کیپٹن امریندر سنگھ، جگ دیو سنگھ تلونڈی، سمرن جیت سنگھ مان، کرنل جسمیر سنگھ بالا، بھائی منجیت سنگھ اور سرجیت سنگھ برنالہ نے دستخط کیے تھے۔ اب خالصتان کا مطالبہ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ جیسے ممالک میں رہنے والے بہت سے سکھوں کی طرف سے اٹھایا جا رہا ہے۔ اگرچہ ان ممالک میں رہنے والے سکھوں کی بہت سی تنظیمیں جو اس مسئلے کو مسلسل اٹھا رہی ہیں، لیکن پنجاب میں انھیں زیادہ حمایت حاصل نہیں ہے۔ سکھس فار جسٹس امریکہ میں مقیم ایک گروپ ہے۔ انڈین حکومت نے 10 جولائی 2019 کو غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت اس پر یہ کہتے ہوئے پابندی لگا دی تھی کہ اس تنظیم کا علیحدگی پسند ایجنڈا ہے۔ اس کے ایک سال بعد 2020 میں انڈین حکومت نے خالصتانی گروپوں سے وابستہ نو افراد کو دہشت گرد قرار دیا اور تقریباً 40 خالصتان نواز ویب سائٹس بند کر دیں۔ سکھس فار جسٹس کے مطابق ان کا مقصد سکھوں کے لیے ایک خود مختار ملک بنانا ہے، جس کے لیے گروپ سکھ برادری کے لوگوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سکھس فار جسٹس کا قیام سال 2007 میں امریکہ میں عمل میں آیا۔ اس گروپ کا مرکزی چہرہ گرو پتونت سنگھ پنوں ہے، جو پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ سے لا گریجویٹ ہے۔ وہ امریکہ میں قانون کی پریکٹس کر رہے ہیں۔ گرو پتونت سنگھ پنوں گروپ کے قانونی مشیر بھی ہیں۔ انھوں نے خالصتان کی حمایت میں 'ریفرنڈم 2020' کرانے کی مہم شروع کی۔ اس تنظیم نے کینیڈا اور دیگر کئی حصوں میں رائے شماری کروائی لیکن اسے بین الاقوامی سیاست میں کوئی خاص ترجیح نہیں ملی۔ امرتسر میں گولڈن ٹیمپل کمپلیکس میں واقع اکال تخت سکھ مت کا سب سے اونچا مقام ہے۔ اس کے سربراہ کو جتھیدار کہا جاتا ہے اور وہ چار دیگر تختوں کے سربراہوں کے ساتھ مل کر سکھ برادری سے متعلق اہم معاملات پر اجتماعی طور پر فیصلے کرتا ہے۔ سال 2020 میں آپریشن بلیو اسٹار کی برسی کے موقع پر اکال تخت کے جتھیدار گیانی ہرپریت سنگھ نے کہا کہ خالصتان کا مطالبہ جائز ہے۔ صحافیوں سے بات چیت کے دوران انھوں نے کہا تھا کہ 'سکھوں کو وہ جدوجہد یاد ہے، دنیا میں کوئی سکھ ایسا نہیں ہے جو خالصتان نہ چاہتا ہو، اگر ہندوستان کی حکومت خالصتان دیتی ہے تو ہم کریں گے۔'

تحریر: جگتار سنگھ

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

اولاد کی وداعی اور دوری پر ماں باپ اندر سے ٹوٹ جاتے ہیں

اظہارِ احساس:-ایس.ایم.عارف حسین.اعزازی

خادمِ تعلیمات...مشیر آباد.حیدر آباد

انسانی زندگی میں "عمل جدائی" یا" وداع" اسکی پیدائش سے لیکر موت تک ایک لازمی اور فطری عمل ہے. اللہ تعالی نے کائینات کی ہر شے کے وجود کو فناء یا اختتام سے منسلک کیا ہے جسکے نتیجہ میں قیامت برپاء ہوگی اور اسپر یقین کامل ہی ایمان کہلاتا ہے.

کائینات کے مالکِ حقیقی نے انسان کی پیدائش سے لیکر موت تک مختلف وداعی یا جدائی کی منزلوں کو زندگی کا حصہ بنایا ہے. یہ ایک کھلی حقیقت ہیکہ انسان پیدائش پر اپنی ماں کے بطن سے جدا ہو کر دنیا میں قدم رکھتا ہے وہیں نکاح یا شادی کے نتیجہ میں ایک بیٹی اپنے ماں باپ کے گھر سے وداعی لیکر اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہے اور بیٹے روزگار کی تلاش میں اپنے ماں باپ اور بھائی بہن سے وداع ہو کر ہزاروں میل دور کا سفر اختیار کرتے ہیں. آخر کار انسان اپنی طبعی زندگی سے وداعی لیکر موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے جو قدرت کا منشاء ہے.

یہ حقیقت ہیکہ شادی کے بعد بیٹیوں کا گھر سے وداعی کا عمل اور روزگار کی تلاش میں بیٹوں کا گھر چھوڑ کر ہزاروں میل کا سفر طے کرنا ماں باپ کو ذہنی وجسمانی طور پر اندر سے توڑ کر رکھ دیتا ہے.

بچوں کی پیدائش سے لیکر اٹھارہ بیس سال تک ساتھ زندگی گذارنے کے بعد شادی کے نتیجہ میں بیٹیوں کا اور روزگار کی تلاش میں بیٹوں کا گھر سے وداع ہونے پر ماں باپ کو اولاد کے ساتھ گذرے ہوئے کھیل کود کا ایک ایک گھنٹہ-خواہش کی تکمیل کیلیے ستانیکا ایک ایک دن-طبیعت کی خرابی پر روتے روتے گذری ایک ایک رات اور جسمانی نشونما کے ساتھ تعلیم کو حاصل کرنے میں بیتے ایک ایک سال کا احساس دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں کافی گہرائی سے ستاتا رہتا ہے. یوں کہا جاے تو بیجانہ ہوگا کہ یہ ایک مخفی کیفیت ہوتی ہے جو ماں باپ کو ایک طرف بے ساختہ بہنے والے آنسوؤں کو چھپانے کی کوشش اور دوسری جانب اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کے رونے پر مجبور کرتی ہے جبکہ ماں باپ کے چہرے پر پڑی مایوسی کی لکیریں-دستی-ڈوپٹہ وساڑی کے پلو-سراہنے کے تکیہ-جاے نماز میں جذب آنسوں اور سینہ میں چھپا درد ثبوت دیتا ہے اور اسکا گواہ صرف اور صرف اللہ تعالی ہوتا ہے اور اسی کے فضل کے نتیجہ میں ہی سانسیں چلتی ہیں.

"میرے چہرے کے نشانوں پہ تعجب نہ کرو::
پتھروں میں بھی بنالیتے ہیں رستے آنسوں"

مزید یہ کہ اولاد کی جدائی اور دوری کی وجہ سے ماں باپ کا یہ عالم ہوتا ہیکہ وہ اپنے آپکو بالکل تنہا ہی نہیں بلکہ مردہ محسوس کرتے ہیں اگرچیکہ دنیاوی مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے.

لھذا یہاں یہ بات ثابت ہوجاتی ہیکہ ماں باپ کیلیے دنیاوی مال و دولت کے مقابل اولاد کا انکی نظر کے سامنے رہنا ہی باعث خوشی اور حیات کا سبب ہوتا ہے.

قرآن وحدیث کے علم کی روشنی سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہیکہ" اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے" اگر انکی صالح تربیت کیجاے. انبیاء علیہ نے بھی نیک اولاد کیلیے اللہ تعالی سے دعا کی ہے تاکہ دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک میسر ہو اور موت کے بعد انکے صالح اعمال اور دعا کے نتیجہ میں ثواب جاریہ ملتا رہے اور جنت میں اعلی مقام حاصل ہو.

لھذا یہ امر واضح ہوجاتا ہیکہ ماں باپ اور اولاد کی باہمی محبت اور انسان کی انسان سے محبت ہی" انسانی زندگی کا اصل ہوتی ہے" اور یہی محبت کی کیفیت دنیاوی سکون بلکہ وجودِ کائینات کا عین سبب بھی ہے بلکہ یہ کہا جاے تو بیجانہ ہوگا کہ بقاے کائینات بھی محبت پر منحصر ہے.

"سکوں ملتا ہے کچھ لفظ کاغذ پر اتار کر
چیخ بھی لیتا ہوں اور آواز بھی نہیں آتی

راہول گاندھی کی رکنیت

از: زکریا سلطان دبئی، متحدہ عرب امارات

مک کے سب سے مضبوط اور طاقتور اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی جس نے بی جے پی کے لیڈروں اور وزیر اعظم نریندر مودی کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر بات کرتے ہوئے انکی نیند حرام کر رکھی تھی اور جمہوریت کی بقا کیلئے مسلسل آواز اٹھا کر جدوجہد کر رہے تھے، ان کی پارلیمنٹ کی رکنیت ختم کر کے مودی سرکار نے جمہوریت کو باقاعدہ ذبح کر دیا اور اسکا جنازہ نکال دیا۔ یہ ڈکٹیٹرشپ کی ایک بدترین مثال ہے۔ ویسے بھی نہرو خاندان اور راہول گاندھی بی جے پی کی آنکھوں میں مسلسل کھٹک رہے تھے اور انہیں پارلیمنٹ میں بولنے تک نہیں دیا جا رہا تھا تو رکنیت باقی رہنا یا نہ رہنا دونوں برابر ہو گئے تھے۔ یہ مودی کا نیا ہندوستان ہے جہاں موجودہ حالات میں کچھ بھی ممکن ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اب جمہوریت کو الوداع کہنے کا وقت آ گیا ہے۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

افغانستان کے ہاتھوں پاکستان کو کسی بھی انٹرنیشنل کرکٹ میچ میں پہلی شکست

پہلے ٹی ٹوئنٹی میں افغانستان چھ وکٹوں سے فاتح، پاکستانی ٹیم 92 رنوں پر ڈھیر محمد نبی مین آف دی میاچ، سیریز میں 0-1 سے برتری

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تین میچز پر مشتمل ٹی ٹوئنٹی سیریز کا پہلا معرکہ افغانستان نے مار لیا۔شارجہ میں ہونے والا یہ میچ افغانستان نے چھ وکٹ سے جیت کر پاکستان کو پہلی مرتبہ کسی انٹرنیشنل مقابلے میں شکست دی۔اس سے قبل نہ تو کسی ون ڈے انٹرنیشنل میں اور نہ ہی کسی ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں افغانستان نے پاکستان کو شکست دی تھی۔ پاکستان کی جانب سے آج کے میچ میں چار کھلاڑیوں نے ڈیبیو کیا جن میں صائم ایوب، طیب طاہر، احسان اللہ اور زمان خان شامل ہیں۔ پاکستان سپر لیگ 8 میں اچھی کارکردگی دکھانے والے عبداللہ شفیق، عماد وسیم، فہیم اشرف اور اعظم خان کی قومی ٹیم میں واپسی ہوئی۔کپتان بابر اعظم، تجربہ کار وکٹ کیپر محمد رضوان اور فاسٹ بالرز شاہین شاہ آفریدی، حارث رؤف اور محمد نواز کی جگہ نئے کھلاڑیوں کو آزمانا پاکستان کو مہنگا پڑ گیا۔ان کی غیر موجودگی میں گرین شرٹس نے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوورز میں نو وکٹ پر 92 رنز بنائے، جسے افغانستان نے چار وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر کے پاکستان کے خلاف سات ناکامیوں کے بعد پہلی کامیابی حاصل کی۔ یہ اسکور پاکستان کی ٹی ٹوئنٹی تاریخ کا پانچواں سب سے کم ترین اسکور تھا، جس کا دفاع کرنے کی بالرز نے تو خوب کوشش کی لیکن سابق کپتان محمد نبی ان کے سامنے چٹان کی طرح کھڑے ہو گئے اور افغانستان کو تاریخی فتح سے ہمکنار کیا۔اس فتح کے ساتھ ہی افغانستان نے تین میچز پر مشتمل سیریز میں ایک صفر کی برتری حاصل کرلی ہے۔سیریز کا دوسرا میچ اتوار اور تیسرا پیر کو شارجہ میں ہی کھیلا جائے گا۔شارجہ میں ہونے والے میچ میں پاکستان کے اس دورے پر کپتان شاداب خان نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا، جسے پہلے چند اوورز میں رنز بنا کر اپنا پہلا میچ کھیلنے والے صائم ایوب نے تو ٹھیک ثابت کیا لیکن اس کے بعد آنے والے بلے باز اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔میچ کے تیسرے اوور میں محمد حارث کے آؤٹ ہونے کے بعد جو سلسلہ شروع ہوا وہ وقفے وقفے سے جاری رہا۔محمد حارث چھ، عبداللہ شفیق اور اعظم خان صفر، جبکہ فہیم اشرف دو رنز بنا کر پاکستان کو مشکلات میں ڈال گئے۔صائم ایوب کے 15 گیندوں پر 17 اور طیب طاہر کے 9 گیندوں پر 16 رنز کی بدولت پاکستان نے پہلے دس اوورز کا اختتام 5 وکٹ کے نقصان پر 51 رنز پر کیا، لیکن ان کے جانے کے بعد رنز بنانے کا سلسلہ بھی رک گیا۔قومی ٹیم میں کم بیک کرنے والے عماد وسیم 18 رنز بنا کر ٹاپ اسکورر تو رہے لیکن انہوں نے 32 گیندوں کا سامنا کیا۔جب کہ کپتان شاداب خان کو بھی 12 رنز بنانے کے لیے 18 گیندیں کھیلنا پڑیں۔افغانستانی بالرز اور فیلڈرز کی کوششوں کی وجہ سے پاکستان کی ٹیم مقررہ 20 اوورز میں 9 وکٹ کے نقصان پر دو چھکوں اور سات چوکوں کی مدد سے صرف 92 رنز ہی بنا سکی۔افغانستان کی جانب سے فضل حق فاروقی، مجیب الرحمان اور محمد نبی نے 2،2 کھلاڑیوں کو آوٹ کیا جب کہ عظمت اللہ عمرزئی، نوین الحق اور کپتان راشد خان نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔افغانستان نے پلیئر آف دی میچ محمد نبی کی شاندار بیٹنگ کی وجہ سے مقررہ ہدف چار وکٹ کے نقصان پر 18 ویں اوور میں حاصل کرلیا۔ پاکستان کی طرح افغانستان کا بھی ٹاپ آرڈر زیادہ رنز نہ کرسکا لیکن سابق کپتان نبی نے اپنا تمام تجربہ بروئے کار لاتے ہوئے ٹیم کو تاریخی کامیابی سے ہمکنار کیا۔محمد نبی نے 38 گیندوں کا سامنا کر کے ناقابل شکست 38 رنز بنائے جس میں تین چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ان کی اس کارکردگی کی وجہ سے افغانستان نے پاکستان کا ناقابل شکست ریکارڈ پاش پاش کر دیا۔ پاکستان کی جانب سے ڈیبیو کرنے والے فاسٹ بالر احسان اللہ دو وکٹوں کے ساتھ سب سے کامیاب بالر تھے۔اپنے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کریئر کی پہلی گیند پر وکٹ حاصل کر کے وہ ایسا کرنے والے دنیا کے 24 ویں اور پاکستان دوسرے پاکستان بن گئے۔اس سے قبل یہ کارنامہ صرف عامر یامین نے پاکستان کے لیے انجام دیا تھا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کی مینجمنٹ کمیٹی کے سربراہ نجم سیٹھی جو اس میچ کے لیے شارجہ میں موجود تھے، انہوں نے بہتر کھیل پیش کرنے پر افغانستان کی کرکٹ ٹیم کو مبارکباد دی۔انہوں نے اس ٹویٹ میں پاکستان کرکٹ ٹیم کو اگلے میچ میں بہتر کھیل پیش کرنے کی ہدایت دی۔تاہم افغانستان کی اس تاریخی فتح پر سوشل میڈیا پر صحافی اور صارفین دونوں برہم ہیں۔اسپورٹس صحافی ماجد بھٹی کے بقول ایک ہی میچ میں نئے ہیڈ کوچ، چار ڈیبیو، تین کم بیک اور نئے کپتان کو آزمانے کا آئیڈیا ہی غلط تھا۔

ڈبلیو پی ایل؛ یو پی واریئرز کو شکست دے کر ممبئی انڈینز فائنل میں داخل

ممبئی: ویمنز پریمیئر لیگ کے ایلیمنیٹر میچ میں ممبئی انڈینز نے یو پی واریئرز کو 72 رنز سے شکست دے دی۔اس جیت کے ساتھ ہی ممبئی انڈینز نے فائنل میں جگہ بنالی۔فائنل مقابلہ 26 مارچ کو ممبئی کے بریبورن اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔فائنل میں ممبئی انڈینز کا مقابلہ دہلی کیپٹلز سے ہوگا۔ایلیمنیٹر میچ میں یو پی واریئرس نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ممبئی نے مقررہ 20 اوورز میں چار وکٹ پر 182 رنز بنائے۔جواب میں یو پی کی ٹیم 17.4 اوورز میں 110 رنز بنا کر آؤٹ ہو ہوگئی۔سیور برنٹ کو پلیئر آف دی میچ کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ممبئی انڈینز نے 182 کا چیلنجنگ اسکور بنایا جس میں نیٹلی سیور برنٹ نے نو چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 72 رنز کی ناقابل شکست نصف سنچری بنائی۔ڈی وائی پاٹل اسٹیڈیم میں یو پی واریئرز اپنے اسپن گیند بازوں کی بدولت پہلے 10 اوورز تک قابو میں نظر آئے کیونکہ ممبئی کے بلے باز کوئی بڑی اننگز نہیں کھیل سکے لیکن سیور برنٹ ایک سرے پر ڈٹی رہیں۔ممبئی انڈینز نے آخری پانچ اوورز میں 66 رنز جوڑ کر چیلنجنگ اسکور بنایا۔ممبئی انڈینز کی جانب سے یاستیکا بھاٹیہ (21)، ہیلی میتھیوز (26) اور ہرمن پریت کور (14) جیسی کھلاڑی شروعات کو بڑی اننگز میں تبدیل نہیں کرسکیں۔یو پی واریئرز نے 183 رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے 17.4 اوورز میں 110 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ یو پی واریئرز کی جانب سے سب سے زیادہ کرن ناوگیرے نے سب سے زیادہ 43 رنز بنائیں۔کرن نے 27 گیندوں میں 4 چوکے اور 3 چھکے کی مدد سے 43 رنز کی اننگ کھیلی۔وہیں ممبئی کی گیند باز اسی وونگ نے چار اوورز میں 15 رنز دے کر چار وکٹیں حاصل کیں۔وہ ویمنز پریمیئر لیگ میں ہیٹ ٹرک کرنے والی پہلی کھلاڑی بن گئیں۔انہوں نے

2022 میں 13 میچ پہلے سے فکس تھے، رپورٹ میں چونکانے والا انکشاف

نئی دہلی:25/مارچ (عصر حاضر نیوز) کرکٹ میں میچ فکسنگ کیا ابھی بھی جاری ہے۔کم سے کم ایک تازہ رپورٹ سے تو یہی لگتا ہے۔اسپورٹ رڈار انٹیگریٹی سروسز کی جانب سے جاری کی گئی ایک ریویو رپورٹ میں یہ سامنے آیا ہے کہ 2022 میں دنیا بھر میں کھیلے گئے 13 کرکٹ میچ ایسے تھے، جو شک کے دائرے میں ہیں۔اسپورٹس رڈار انٹیگریٹی سروسز یونٹ ماہرین کی ایک ایسی انٹرنیشنل ٹیم ہے، جو سٹہ بازی، میچ فکسنگ اور کھیلوں میں دیگر طرح کے بدعنوانیوں کا تجزیہ کرتی ہے۔سٹہ بازی، بدعنوانی اور میچ فکسنگ' کے ٹائٹل والی 28 صفحات پر مبنی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سال 2022 میں 92 ممالک میں 12 کھیل ایونٹ میں 1212 میچ ایسے تھے، جن پر شک تھا۔میچ کے دوران مشتبہ سرگرمیوں کا پتہ لگانے کے لیے کمپنی ایک ایپ یونیورسل فراڈ ڈیٹیکشن سسٹم (یو ایف ڈی ایس) کا استعمال کرتی ہے۔رپورٹ کے مطابق، فٹبال میں 775 میچوں میں بدعنوانی ہوسکتی ہے۔اس فہرست میں باسکیٹ بال دوسرے نمبر پر ہے، جس کے 220 میچ مشتبہ تھے، جب کہ لان ٹینس کے 75 میچوں پر سوال کھڑے کیے گئے ہیں۔دلچسپ بات یہ ہے کہ 12 کھیلوں میں کرکٹ میں صرف 13 میچ تھے، جس میں مبینہ طور پر فکسنگ یا کرپشن جیسی چیزیں ہوئی ہوسکتی ہیں۔جس سے یہ کھیل فہرست میں چھٹے مقام پر ہے۔رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایک سال میں کھیل کے لیے یہ 13 کرکٹ میچ سب سے زیادہ ہوسکتے ہیں۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تاہم، بہت سے کھیلوں میں نسبتاً کم تعداد میں قابل اعتراض میچز جاری ہیں، لیکن 13 کرکٹ میچوں کو مشتبہ کیا جارہا ہے جو اسپورٹس رڈار انٹیگریٹی سروسز کے ذریعہ ریکارڈ کردہ سب سے زیادہ سالانہ اعداد وشمار ہے۔ہینڈ بال اور فٹسل نے اب تک کے سب سے زیادہ قابل اعتراض میچ بھی ریکارڈ کیے ہیں۔

آئی پی ایل میں وارنر اپنے آپ کو مختلف طریقے سے ثابت کریں: واٹسن

کولکتہ،24 مارچ (ذرائع) آسٹریلیا کے سابق آل راؤنڈر شین واٹسن نے کہا کہ ڈیوڈ وارنر کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں خود کو مختلف طریقے سے ثابت کرنا ہوگا۔اسٹار اسپورٹس کے ساتھ بات چیت میں واٹسن نے کہا کہ" ریلی روسو دہلی کیپٹلز کے لیے ٹرمپ کارڈ ثابت ہوسکتے ہیں، میں ان کے ساتھ کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کے لیے پاکستان سپر لیگ میں کھیل چکا ہوں۔وہ ورلڈ کلاس ہٹر ہے۔جب وہ فارم میں ہوتا ہے تو وہ کسی بھی گیند باز کو نہیں بخشتا۔اگر وہ لے میں ہوتا ہے تو وہ مخالف ٹیم کے ہاتھوں سے فتح چھین لیتا ہے۔واٹسن نے کہا کہ دہلی کیپٹلس کے پاس بہت باصلاحیت کھلاڑی ہیں۔ان میں ڈیوڈ وارنر ٹاپ آرڈر میں ہیں۔اس کے پاس کچھ کرنے کی طاقت ہے اور ہر کوئی اسے اپنی ٹیم میں رکھنے کے لیے بے چین ہے۔وارنر نے ہمیشہ آئی پی ایل میں رنز بنائے ہیں۔اوپنر بننا اور جس طرح سے وہ کھیلتا ہے وہ ٹیم کے لیے بہت اہم ہوگا۔انہوں نے کہا کہ" مجھے لگتا ہے کہ آئی پی ایل مچل مارش کے لیے ایک اور بہت اہم سیزن ہونے والا ہے۔وہ اکیلے بلے سے ناقابل یقین طاقت دکھانے کی مہارت رکھتا ہے اور جس طرح سے وہ بلے بازی کرتا ہے اور کھیل کو آگے لے جاتا ہے، وہ واقعی ایک بڑا رول بلے باز اور آل راؤنڈر رہے۔پھر ہمارے پاس ناگرکوٹی اور چیتن سکاریا جیسے کچھ نوجوان تیز گیند باز ہیں۔اس کے علاوہ ہمارے پاس اکشر اور کلدیپ یادو جیسے اسپنر بھی ہیں۔انہوں نے اپنی گیند بازی سے خاص طور پر کھیل کے وسط میں ضرب لگانے کے فن میں مہارت حاصل کر لی ہے۔دونوں اسپنرز وکٹیں لینے کے قابل ہونے کے ساتھ ساتھ رنز دینے میں بخل کے لیے جانے جاتے ہیں۔دہلی کیپٹلس کے لئے سب سے بڑے چیلنج پر بات کرتے ہوئے واٹسن نے کہا کہ" دہلی کے لئے سب سے بڑا چیلنج صرف اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہے۔آپ جانتے ہیں دہلی کیپٹلس کو واقعی بہت ہنرمند ٹیم ملی ہے اور ہم اس سال دوبارہ ایسا کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

گیریج میں آگ، کاریں خاکستر، گارڈ زندہ جھلس کر فوت

حیدرآباد 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے علاقہ کنگ کوٹھی میں آگ لگنے کے واقعہ میں ایک سکیورٹی گارڈ زندہ جھلس کر ہلاک ہوگیا۔یہ واقعہ کنگ کوٹھی کے بُگل کنٹہ کے ونائک آٹو گیریج میں ہفتہ کی صبح پیش آیا۔تفصیلات کے مطابق جمعہ کی رات گیریج کے ذمہ داروں نے کام ختم کرنے کے بعد شیڈ کو تالا لگا دیا۔اس وقت شیڈ کے سامنے سات کاریں تھیں۔سیکورٹی گارڈ 42 سالہ سنتوش ان کاروں میں سے ایک کار میں سوگیا تاہم اچانک صبح تقریبا چار بجے اس کار میں آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہی دیکھتے یہ آگ دیگر کاروں تک پھیل گئی۔جیسے ہی گاڑیوں کی بیٹریاں پھٹنے سے زوردار آوازیں آئیں، مقامی لوگوں نے موقع پر پہنچ کر فائر بریگیڈ کو اطلاع دی۔فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پالیا۔اس سکیورٹی گارڈ کی شناخت سنتوش کے طور پر کی گئی ہے جس نے مچھروں کو بھگانے کیلئے کوائل کا استعمال کیا تھا اور اس کوائل سے آگ کار میں لگ گئی۔شبہ کیا جارہا ہے کہ سنتوش حالت نشہ میں تھا۔اسی لیے گاڑی میں آگ لگنے پر بھی وہ بیدار نہیں ہوسکا۔اس واقعہ میں سات کاریں جل گئیں۔

سریاپیٹ میں سڑک حادثہ۔دو خواتین ہلاک

سریاپیٹ:25 مارچ (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے ضلع سریاپیٹ میں پیش آئے سڑک حادثہ میں دو خواتین ہلاک ہوگئیں۔یہ حادثہ ضلع کے اکوپمولا گاؤں میں قومی شاہراہ پر اُس وقت پیش آیا جب لاری کے ڈرائیور نے اس کا توازن کھو دیا اور حیدرآباد جانے والی یہ لاری قومی شاہراہ سے پودے نکالنے والی دو خاتون مزدوروں سے ٹکرا گئی۔حادثہ اتنا شدید تھا کہ دو خواتین کی موقع پر ہی موت ہوگئی اور دو دیگر زخمی ہوئے۔ان کی شناخت راماپورم گاوں کی ونودا اور دانماں کے طور پر کی گئی ہے۔وہ جی ایم آر کمپنی میں سڑکوں کی دیکھ بھال کا کام کر رہے تھے۔

کھمم میں دو علحدہ سڑک حادثات میں 5 افراد ہلاک

کھمم: 25 مارچ (نامہ نگار) تلنگانہ کے ضلع کھمم میں پیش آئے دو علحدہ سڑک حادثات میں 5 افراد ہلاک ہوگئے۔پہلا حادثہ ضلع کے میدے پلی گاوں میں اُس وقت پیش آیا جب ان کی گاڑی چلانے والے نے اس کا توازن کھو دیا اور یہ گاڑی ریلوے برج پر گر پڑی۔اس حادثہ میں تین نوجوان ہلاک ہوگئے۔دوسرا حادثہ ستوپلی کے قریب پیش آیا جس میں ایک جوڑے کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔تفصیلات کے مطابق 38 سالہ سریش اور 34 سالہ روجا ستوپلی سے اسکوٹی پر حیدرآباد آرہے تھے کہ وائرا علاقہ میں مدھیرا کراس روڈ پر ستوپلی سے آنے والے ایک ٹپر نے ان کی گاڑی کو پیچھے سے ٹکر ماردے دی جس کے نتیجہ میں سبھاش اور روجا کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔سبھاش حیدرآباد میں گروسری کا کاروبار کرتا تھا۔اس حادثہ کی اطلاع پر پولیس وہاں پہنچی جس نے ضابطہ کی کارروائی کی۔ پولیس نے عینی شاہدین سے حادثہ کی تفصیلات معلوم کیں۔لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے مدھیرا کے سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا۔پولیس نے اس سلسلہ میں مقدمہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

بس اسٹینڈ کے فوڈ کورٹ میں آتشزدگی

کاماریڈی:25 مارچ (ذرائع) تلنگانہ کے ضلع کاماریڈی کے بس اسٹینڈ میں واقع فوڈ کورٹ آگ لگ گئی جس میں سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔شارٹ سرکٹ آگ لگنے کی وجہ سمجھی جارہی ہے۔اس واقعہ کے ساتھ ہی فوڈ کورٹ کے ملازمین اپنی جان بچانے کے لئے دوڑ پڑے۔اس واقعہ میں کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے وہاں پہنچ کر کافی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا۔

ماں سے ہراسانی کی شکایت کرنے پر معشوقہ کا قتل

حیدرآباد 25 مارچ (عصر حاضر نیوز) عاشق نے اس کی ہراسانی کی شکایت ماں سے کرنے پر اپنی معشوقہ کا قتل کردیا، یہ دونوں تقریبا 8 سال سے ایک ساتھ زندگی گذار رہے تھے۔یہ واردات شہر حیدرآباد کے بنجارا ہلز پولیس اسٹیشن حدود میں پیش آئی۔تفصیلات کے مطابق ملزم سدانند ایک پرائیویٹ ملازم ہے۔وہ اسی علاقہ میں رہنے والی 27 سالہ پلوی کے ساتھ 8 سال سے بغیر شادی کے زندگی گذار رہا تھا۔حالانکہ اس نے اسی دوران دوسری خاتون سے شادی کی اور دو بچوں کا باپ بن گیا۔اس کے باوجود اس نے پلوی کے ساتھ بھی یہ ناجائز رشتہ کو برقرار رکھا۔سدانند کچھ دنوں سے پلوی کو ہراساں کر رہا تھا۔پلوی نے اپنی ماں کو اس بات کی اطلاع بذریعہ فون دی جو پداپلی ضلع میں رہتی ہے۔اس نے ماں کو بتایا کہ سدانند مارپیٹ کر رہا ہے اور شدید مار رہا ہے۔جب پلوی کی ماں اس سے ملاقات کے لئے آرہی تھی تو سدانند نے اس کو راستہ میں مل کر بتایا کہ اس نے پلوی کا قتل کردیا ہے۔اس کی ماں نے اس خصوص میں بنجارہ ہلز پولیس میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
روزنامہ عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR
احوالِ وطن/افکارِ عالم
26/مارچ 2023ء بہ روزِ اتوار

راج ٹھاکرے کے متنازعہ بیانات کو اب کوئی سنجیدگی سے نہیں لیتا

اقتدار پر بیٹھے لوگ ان کا استعمال کر رہے ہیں: مفتی اسماعیل قاسمی

مالیگاوں: ریاست مہاراشٹر کے مالیگاؤں سے کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کے رکن اسمبلی مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے نمائندے ای ٹی وی بھارت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ راج ٹھاکرہمیشہ سے اس طرح کے متنازعہ بیان دیتے رہتے ہیں۔گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ان کی بیان بازی کوکوئی بھی سنجیدگی سے نہیں لیتا۔انہوں نے کہا کہ راج ٹھاکرنے پھر دو معاملوں کو اٹھایا ہے کہ مسجدوں سے لاؤڈ اسپیکر کو نکالا جائے جب کہ تمام عبادت گاہوں پر مسجد، مندر، چرچ اور گردواروں پر لاؤڈ اسپیکر لگانا یہ جمہوری حق ہے اور قانون نے ہر مذہب کے ماننے والوں کو اس کا حق اور اختیار دیا ہے۔کسی بھی شخص کو کسی عبادت گاہوں سے لاؤڈ اسپیکر کو نکالنے کا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے مزید کہا کہ سپریم کورٹ نے لاؤڈ اسپیکر کے لیے وقت اور آواز کو ایک حد تک مقرر کیا ہے اسے نکالنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ یہ بات مہاراشٹر بھر کے لوگ سمجھتے ہیں کہ اقتدار پر قابض لوگ راج ٹھاکرکو استعمال کر رہے ہیں۔آئندہ دنوں انتخابات ہونے والے ہیں۔آج کی موجودہ حکومت چاہتی ہے کہ ہندو و مسلم میں اختلاف، جھگڑا، دوری اور نفرت کی فضا پیدا ہو جائے تا کہ فرقہ وارانہ ماحول بنا کر انتخابات لڑیں جاسکیں۔ایم آئی ایم کے رکن اسمبلی مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کہیں نہ کہیں یہ بات بھی ہے کہ بی جے پی حکومت شیوسینا اور ادھو ٹھاکرے کو ختم کرنے کے لیے متبادل کی تلاش کر رہی تھی۔راج ٹھاکرے نے متنازع بیان بازی کر کے یہ موقع فراہم کر دیا۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ راج ٹھاکرے نے اپنی تقریر میں حکومت کو الٹی میٹم دیا جس کے بعد ماہم کی درگاہ حضرت مخدوم علی مہائمی کے چلّہ کو منہدم کر دیا گیا جب کہ مہاراشٹر میں درجنوں غیر قانونی تجاوزات اور تعمیرات ہیں۔حکومت کو تمام جگہوں پر کارروائی کرنی چاہیے تھی۔نہ کہ صرف ایک مذہب کو نشانہ بنا کر درگاہ کو زمین بوس کر دیا گیا۔یہ بات ظاہر ہے کہ راج ٹھاکرے کو استعمال کیا جا رہا ہے جو ان کے مستقبل کے لیے ٹھیک نہیں ہیں۔

المسجد الحرام میں کھانے کا ضیاع روکنے کے لیے 530 افراد سرگرم

مکہ مکرمہ میں اکرام فوڈ پریزرویشن ایسوسی ایشن نے 530 کارکنوں اور رضا کاروں کو ’’مسجد حرام‘‘ کے صحنوں میں افطاری کے لیے اضافی خوراک محفوظ کر کے فوڈ سیکیورٹی کو بڑھانے کے لیے مختص کر دیا ہے۔انجمن کے ڈائریکٹر احمد حربی المطرفی نے بتایا کہ اس سال انجمن نے 530 ملازمین اور رضا کاروں کو ’’المسجد الحرام‘‘ کے صحنوں میں معیاری منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مختص کیا ہے۔ یہ ٹیم اضافی کھانے کی اشیا جمع کرتی، انہیں ترتیب دیتی ہے اور مکہ مکرمہ میں ضرورت مندوں کو پیش کر دیتی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس منصوبے کا مقصد خوراک کی حفاظت کو بڑھانا، فاضل اشیا کو کم کرنا اور عطیہ دہندگان کی خواہش کو پورا کرنا ہے تاکہ وہ ضرورت مندوں تک پہنچ سکیں۔احمد حربی المطرفی نے نشاندہی کی کہ اس منصوبے نے گزشتہ سال ماہ صیام میں ’’مسجد بیت اللہ‘‘ کے صحنوں سے 2 لاکھ 13 ہزار کھانے کے ڈبوں کو محفوظ کیا تھا۔انہوں نے کہا ہم کام کی ٹیم سے تیز کام کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔اور کوشش کرتے ہیں مسجد حرام کے صحنوں میں لوگوں کی بڑی تعداد کے ساتھ اپنی رفتار برقرار رکھیں۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی بھی جگہ کھانے کا ضائع نہ کیا جائے۔

گجرات اسمبلی میں احمد آباد شہر کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ

ملک کے طول وعرض میں یکے بعد دیگرے مسلم نام کے شہروں کے ناموں کو تبدیل کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی کے تحت احمد شاہ بادشاہ کے بسائے ہوئے شہر احمد آباد شہر کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ریاست گجرات کے اسمبلی میں احمد آباد شہر کے نام کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔گجرات میں برسر اقتدار بی جے پی حکومت احمد آباد شہر کا نام تبدیل کر کے کرناوتی کرنے کا دعوی کرتے رہی ہے۔ بی جے پی کی پریس نوٹ میں بھی احمد آباد کو کرناوتی لکھ جاری کیا جاتا ہے۔ گجرات میں گزشتہ 27 سالوں سے بی جے پی کی حکومت ہونے کے باوجود اب تک احمد آباد کا نام تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔ایسے میں یہ معاملہ آج گجرات اسمبلی میں اٹھایا گیا۔اسمبلی کے اندر حکومت کی جانب سے یہ بتایا گیا ہے کہ اب تک احمد آباد شہر کا نام بدل کر کرناوتی کرنے کی تجویز اب تک گجرات حکومت نے مرکزی حکومت کو نہیں بھیجی ہے۔اسمبلی میں احمد آباد شہر کے نام کی تبدیلی کو لے کر پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں حکومت کی جانب سے یہ بات کہی گئی۔گجرات اسمبلی میں بحث کے دوران احمد آباد شہر کا نام تبدیل کرنے کے سوال پر گجرات حکومت نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ گجرات حکومت نے احمد آباد کا نام بدل کر کرناوتی کرنے کی تجویز مرکزی حکومت کو اب تک نہیں بھیجی گئی ہے۔اس سے قبل سال 2021 مارچ کے مہینہ میں اسمبلی اجلاس کے دوران رکن اسمبلی ویرجی رحمت نے سوال کیا تھا کہ حکومت نے احمد آباد شہر کا نام تبدیل کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟اس وقت کے وزیراعلی وجے روپانی نے تحریری جواب دیا کہ اس تعلق سے گجرات حکومت کی جانب سے مرکزی حکومت کو کوئی مطالبہ یا تجویز نہیں بھیجی گئی ہے اس کے علاوہ حال ہی میں آر ایس ایس کی طلبہ تنظیم اے بی وی پی نے احمد آباد شہر کا نام بدل کر کرناوتی کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

رمضان میں ایک سے زیادہ عمرے کی اجازت نہیں ہے: وزارت حج

سعودی وزارت حج وعمرہ نے کہا ہے کہ’رمضان کے دوران کسی شخص کو ایک سے زیادہ عمرے کی اجازت نہیں ہے۔تمام لوگ صرف ایک بار عمرہ کریں۔دوسروں کو بھی عمرہ کرنے کا موقع دیں‘۔عکاظ اخبار کے مطابق وزارت حج وعمرہ نے ایک بیان میں کہا کہ رمضان میں ایک مرتبہ عمرے کی پابندی سے دوسروں کو اطمینان اور آسانی کے ساتھ عمرے کا موقع مل سکے گا‘۔وزارت حج وعمرہ کا کہنا ہے کہ’جو لوگ عمرہ کرنا چاہتے ہوں وہ ’نسک ایپ‘ کے ذریعے پرمٹ جاری کرائیں اور وقت کی پابندی کریں‘۔بیان میں کہا گیا ہے کہ’عمرے کی مقررہ تاریخ اور وقت میں ترمیم کی گنجائش سسٹم میں موجود نہیں ہے جو لوگ نسک ایپ کے ذریعے عمرہ پرمٹ جاری کرائیں گے اگر وہ اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہوں تو انہیں پرمٹ منسوخ کرنا ہوگا‘۔’منسوخی کی کارروائی پرمٹ کا وقت شروع ہونے سے قبل ہی کرائی جا سکتی ہے۔منسوخ کرنے کے بعد نیا پرمٹ جاری کرایا جائے‘۔وزارت نے مزید کہا کہ’اگر عمرہ پرمٹ منسوخ کرانے کے بعد نئے پرمٹ کے اجرا کے لیے وقت نہ ملے تو اس سے دلبرداشتہ نہ ہوں بلکہ کوشش جاری رکھیں‘۔

ایران پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کی اہمیت کا قائل ہوگیا: علی الامین

تہران: 26 مارچ (ذرائع) شیعہ مذہبی اتھارٹی اور عمائدین کی کونسل کے رکن شیعہ عالم دین علی الامین نے العربیہ چینل کے پروگرام’’ براہ راست سوال‘‘ میں شرکت کی۔علی الامین نے خطے میں سعودی ایران معاہدے کے اثرات اور معاہدے کے نفاذ کے بعد خطے میں ایران کے فوجی ہتھیاروں کے مستقبل کے بارے میں بات کی۔’’العربیہ‘‘ کے فلیگ شپ پروگرام میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران بین الاقوامی نظام میں داخل ہونے کے لیے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات کی بحالی کی اہمیت کا قائل ہوگیا ہے۔گذشتہ دہائیوں میں ایران نے جو پالیسی اختیار کی اس نے اسے بیرونی اور اندرونی طور پر متاثر کیا تھا۔سعودی۔ایران معاہدے کے بعد علی الامین کو توقع ہے کہ ایران کے حامی مسلح گروہوں کو ان ممالک کے منصوبوں میں شامل کیا جائے گا جہاں وہ واقع ہیں۔انہوں نے یہ بھی توقع ظاہر کی کہ معاہدے کے بعد حزب اللہ اپنی پالیسیوں میں تبدیلی لائے گی۔ایرانی قیادت کی بات مانے گی۔اور اگر ایران نے ایسا کرنے کو کہا تو وہ اپنے ہتھیار پھینک دے گا۔

کرناٹک میں مسلم کمیونٹی کے لیے ریزرویشن کوٹہ منسوخ

ریاستی کابینہ کا فیصلہ

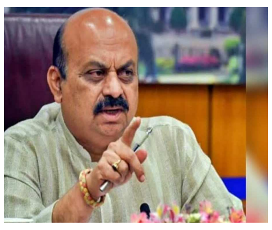

ریاست کی بی جے پی حکومت نے جمعہ کو ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں ریزرویشن بڑھانے اور دوبارہ ایڈجسٹمنٹ کرنے کا ایک اہم فیصلہ لیا ہے۔کابینہ کی میٹنگ میں درج فہرست ذات برادری کو اندرونی ریزرویشن دینے کا جرات مندانہ فیصلہ کیا گیا۔ساتھ ہی دیگر پسماندہ طبقات کو 4 فیصد ریزرویشن دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ وہیں مسلم کمیونٹی کے لیے ریزرویشن کوٹہ منسوخ کر دیا گیا۔ ویراشیوا لنگایت کو 2 ڈی زمرہ میں 7 فیصد اور ووکلیگا کمیونٹی کو 2 سی زمرے میں 6 فیصد ریزرویشن دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔وزیراعلی بسواراج بومئی نے جمعہ کی شام اسمبلی میں کابینہ کی میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس میں ریزرویشن سے متعلق فیصلے کے بارے میں بتایا۔انہوں نے اعلان کیا کہ درج فہرست ذات برادری کو اندرونی ریزرویشن دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ووکلیگا اور لنگایت برادریوں کے لیے نئے بنائے گئے 2C اور 2D زمروں کے لیے ریزرویشن مقرر کیا گیا ہے۔وزیراعلی بومئی نے اعلان کیا کہ ووکلیگا اور دیگر کمیونٹیز کو 2C زمرہ کے تحت 6 فیصد ریزرویشن دیا جائے گا۔ 7 فیصد ریزرویشن او بی سی زمرہ جات کے لیے مقرر کیا گیا ہے جس میں ویراشائیو لنگایت برادری بھی شامل ہے جو 2D زمرہ میں آتی ہے۔وزیراعلی نے کہا کہ ویراشائیو لنگایت کو پہلے 3B زمرہ میں 5 فیصد ریزرویشن ملتا تھا جسے نئے بنائے گئے 2D زمرے میں 2 فیصد بڑھا کر 7 فیصد کر دیا گیا ہے۔کابینہ نے مسلمانوں کے لیے 4 فیصد او بی سی ریزرویشن کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔مسلمانوں کو او بی سی کے بجائے ای ڈبلیو ایس یعنی اقتصادی طور پر پسماندہ کمیونٹی کوٹہ کے تحت ریزرویشن دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بومئی نے ریزرویشن کے ری شیڈولنگ کے بارے میں بتایا کہ مسلمانوں کے لئے او بی سی زمرہ میں 4 فیصد ریزرویشن 2C اور 2D زمرہ میں 2 فیصد کے حساب سے مختص کیا گیا ہے۔

الجزائر میں افطار کی تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل نہ کرنے کی اپیل۔جانیے کیوں؟

رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے آغاز کے ساتھ ہی، سوشل میڈیا پر متعدد صارفین نے افطاری میزوں، دسترخوانوں اور کھانوں کی تصویریں سوشل میڈیا پر نہ شیئر کرنے کی اپیل کی ہے، جس کا مقصد غریب اور نادار خاندانوں کے جذبات کا احترام کرنا ہے جو بعض اوقات روزمرہ کی بنیادی اشیائے خورونوش سے بھی محروم ہوتے ہیں۔سماجی ذرائع ابلاغ پر عموما پرتعیش کھانوں اور کھانوں کی میزوں کی تصویریں پوسٹ کرنے کی دوڑ لگی ہوتی ہے۔خواتین اکثر اپنے تیار کردہ کھانے اور پکوان، یہاں تک کہ پھل، میٹھے اور میووں کی تصویریں سوشل نیٹ ورکس پر پوسٹ کرتی ہیں۔الجزائر میں بہت سے صارفین نے اس رجحان کی مذمت کی اور ہیش ٹیگ’’ لا لتصویر موائد الإفطار‘‘ یعنی’’ افطار دسترخوان کی تصاویر نامنظور‘‘ کے ساتھ شہریوں خصوصا خواتین سے غریبوں اور ضرورت مندوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپیل کی کہ یہ تصاویر نہ پوسٹ کی جائیں۔یہ مہم جلد ہی فیس بک پیجز، گروپس اور ٹوئٹر کے ذریعے دوسرے عرب ممالک تک پھیل گئی۔لوگوں کا کہنا ہے کہ اس رویے کو تبدیل کیا جائے اور ضرورت مندوں، غریبوں، یتیموں اور پناہ گزینوں کے جذبات کو مجروح کرنا فوری طور پر بند کیا جائے۔فیس بک کے ایک صارف کی جانب سے ایک پوسٹ میں کہا گیا کہ’’ رمضان کا مہینہ کھانے پینے اور مختلف قسم کے کھانوں سے دسترخوان سجانے کا نہیں ہے، بلکہ یہ عبادت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کا مہینہ ہے۔‘‘ ایک صارف نے کہا:’’ دنیا میں لوگوں کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے میں امید کرتی ہوں کہ کوئی رمضان کے دوران کھانے کی تصویر نہیں بنائے گا، دنیا میں غریب بھی ہیں، یتیم بھی ہیں اور پسماندہ بھی ہیں۔اپنے کھانے کی تصویریں شائع نہ کریں، وہ آپ کی روٹی کے ٹکڑوں کی خواہش کرتے ہیں، ایسے بھی لوگ ہیں جن کے پاس افطار کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔رمضان المبارک قیام لیل اور عبادت کے لیے ہے، یہ صلہ رحمی، قران پڑھنے کے لیے اور غریبوں محتاجوں پر رحم کرنے کے لیے ہے۔ایک اور صارف نے لکھا’’ افطاری میزوں کی عکس بندی کے خلاف مہم... کیونکہ یہاں ایسے ضرورت مند لوگ ہیں جو کھانے پینے کی اس دولت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔کوئی دکھاوا نہیں‘‘۔ اس کے علاوہ، حالیہ برسوں میں ضرورت مندوں کی امداد کے وقت تصویرکشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی تبدیلی کے مطالبے بھی کیے جاتے ہیں۔کیونکہ یہ طرز عمل ضرورت مندوں کو شرمندگی میں ڈال دیتا ہے۔

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

دانش گاہیں یا نسل پرستی کی آماج گاہیں!

نوراللہ جاوید، کولکاتا

یونیورسٹیاں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے فکروشعور کو پروان چڑھانے اور اعلیٰ انسانی اخلاق و اقدار کے فروغ کے مراکز ہوتے ہیں مگر ہمارے ملک میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہاں اعلیٰ تعلیمی ادارے سماجی عدم مساوات، بھید بھاو اور انسانیت کی تذلیل کرنے والی ذہنیت کو ختم کرنے کی بجائے الٹا اس کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ آزادی کے 70 سال بعد بھی نوآبادیاتی سوچ، نسل پرستی اور صدیوں قدیم گھناونی و غیر انسانی روایات اب بھی زندہ ہیں۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں جب بھی کوئی طالب علم سماجی بھید بھاو، نسل پرستی اور اقتصادی تفریق کا شکار ہو کر خودکشی پر مجبور ہوتا ہے تو ردعمل میں مختلف حلقوں سے آوازیں بلند ہوتی ہیں اور پھر خاموشی چھا جاتی ہے۔ نتیجتاً تعلیمی اداروں میں خودکشی کے واقعات رکنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں، تعلیمی ادارے اور ان سے منسلک افراد اسی سماج کا حصہ ہیں جہاں ذات پات کی تفریق، نسل پرستی اور انسانیت کی تذلیل کی جڑیں صدیوں سے پیوست ہیں۔ آئینی اور دیگر قانونی اقدامات کے باوجود ذات پات کا تعصب ہماری زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ دانش گاہیں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے دقیانوسی خیالات کا خاتمہ کرنے اور معاشرہ میں سائنٹیفک سوچ کو فروغ دینے میں ناکام کیوں ہیں جبکہ ان کا کام سماج و معاشرہ کو صحیح راہ دکھانا ہوتا ہے؟ جب تعلیمی ادارے ہی نسل پرستی، بھید بھاو اور ذات پات کی بنیاد پر کام کریں گے تو پھر سماج کو روشنی کہاں سے ملے گی اور صحیح راستہ کون دکھلائے گا؟ آئی آئی ٹی ممبئی میں ایک 18 سالہ دلت طالب علم درشن سولنکی کی حالیہ خودکشی کے واقعہ کے بعد اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کا بدصورت چہرہ دوبارہ کھل کر سامنے آگیا ہے۔ درشن سولنکی کی خودکشی کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ (کاش کہ یہ آخری ہوتا) سوال یہ ہے کہ دلت اور قبائلیوں کو ہراساں کیے جانے کے خلاف سخت قوانین ہونے کے باوجود دلت طلبا کو ہراساں کیے جانے کے واقعات میں کمی کیوں نہیں آ رہی ہے اور تعلیمی اداروں کے سربراہ اور اعلیٰ عہدیدار مسلسل ناکام کیوں ہو رہے ہیں؟

مئی 2020 میں 47 سالہ افریقی نژاد امریکی جارج فلائیڈ کو چار نسل پرست پولس اہلکاروں نے بے رحمانہ انداز میں قتل کر دیا۔ اس کے اگلے ہی دن امریکہ کی سول سوسائٹی سڑکوں پر اتر آئی، پوری دنیا میں نسل پرستی کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ ہندوستانی نیوز چینلس کے پرائم ٹائم شوز پر بھی نسل پرستی کے موضوع پر گرما گرم مباحث ہوئے۔ جارج فلائیڈ کے قتل کے خلاف سول سوسائٹی کی اس بیداری نے امریکی نظام کو تبدیل کرنے اور پولیس کے بے تحاشا اختیارات میں کمی اور نسل پرستانہ ذہنیت کے حاملین کی پولیس محکمہ سے تطہیر کے لیے امریکی انتظامیہ نے اقدامات کیے۔ اسی طرح 2012 میں دلی کی سنسان سڑک پر سرد موسم میں چلتی بس میں نربھیا کی وحشیانہ اجتماعی عصمت ریزی و قتل کے واقعے کے ردعمل میں دلی کی سول سوسائٹی نے سڑکوں پر زبردست مظاہرہ کیا۔ اس کے نتیجے میں حکومت ہند عصمت دری کے خلاف روک تھام کے لیے قانون سازی پر مجبور ہوئی۔ یہ الگ سوال ہے کہ یہ قانون کتنا موثر ثابت ہوا اور بھارت میں خواتین کے ساتھ وحشیانہ عصمت دری کے واقعات میں کمی کیوں نہیں آئی؟ مگر معاشرہ نے اجتماعی حساسیت کا مظاہرہ کیا تو حکومت اقدامات کرنے پر مجبور ہوئی لیکن گزشتہ 70 سالوں سے بھارت کی یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلسل، پے در پے اجتماعی زیادتی، نسل پرستی اور طعنہ زنی سے تنگ آ کر دلت اور پسماندہ طبقات کے طلبا کی خودکشیوں پر اس طرح کی حساسیت ندارد ہے۔ گزشتہ سات سالوں میں ملک بھر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں 122 طلبا خودکشی کر چکے ہیں۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے دسمبر 2021 میں پارلیمنٹ میں ان اعداد و شمار کو شیئر کیا۔ خودکشی کرنے والے زیادہ تر طلباء دلت، قبائلی، پسماندہ یا مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ زیادہ تر خودکشیاں آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم اور میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے طلباء نے کی ہیں۔ 122 طلباء میں سے تین کا تعلق قبائلی برادری سے تھا، 24 دلت، 41 او بی سی اور تین کا تعلق مذہبی اقلیت سے ہے۔ سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ خودکشی سے مرنے والے طلباء میں سے 34 کا تعلق آئی آئی ٹی اور پانچ کا تعلق آئی آئی ایم سے تھا۔ ان سات سالوں کے دوران مختلف نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کیمپس میں 30 طلبا نے خودکشی کی اور مختلف مرکزی یونیورسٹیوں میں 37 طلبا نے خودکشی کی۔

اس مرتبہ بھارت کی سربراہی میں منعقد ہونے والے G20 اجلاس کا تھیم ہے ''ساری دنیا ایک خاندان''، لیکن کیا اس خاندان میں دلت، قبائلی، پسماندہ طبقات اور اقلیتیں شامل نہیں ہیں؟ کیا وہ اس ملک کے شہری نہیں ہیں اور کیا یہ اعداد و شمار ملک کے لیے شرمناک نہیں ہیں؟

ہم ایک طرف خود کو دنیا میں سب سے قدیم تہذیب و تمدن کے حامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر دوسری طرف نسل پرستی اور ذات پات کی تفریق کے خلاف کھڑے ہونے میں ہماری سول سوسائٹی پوری طرح ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ دلت، پسماندہ طبقات اور اقلیتی گروپ سے تعلق رکھنے والے طلبا، اساتذہ اور دیگر افراد کے اجتماعی زیادتی کا شکار ہونے کے واقعات رونما ہوتے ہیں مگر امریکہ کی طرح اس کے خلاف ہمارے معاشرے میں آواز بلند نہیں ہوتی ہے بلکہ اس طرح کے واقعات کو سیاسی نوعیت دے کر متنازع بنا دیا جاتا ہے نتیجے ہمارے تعلیمی ادارے نسل پرستی کی آماجگاہیں بنی ہوئی ہیں۔ ملک کی سول سوسائٹی کی حساسیت، بیداری، ہنگامہ آرائی، ظلم و تشدد کے خلاف صف آرائی منتخب معاملات میں ہوتی ہے۔ ظلم و تشدد کا شکار ہونے والے کا تعلق اگر اعلیٰ طبقات سے ہوتا ہے تو احتجاج کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہونے لگتی ہیں مگر جب دلت، مسلمان اور آدیواسیوں کے خلاف وحشیانہ قتل، لنچنگ، عصمت دری اور تشدد کے واقعات رونما ہوتے ہیں تو سول سوسائٹی نہ صرف خاموشی اختیار کر لیتی ہے اور میڈیا اس کی طرف توجہ نہیں دیتا بلکہ بڑی سیاسی جماعتیں بھی اس طرح کے معاملات میں علامتی لب و لہجہ اختیار کر کے گویا اپنی ذمہ داری پوری کر لیتی ہیں۔

گزشتہ مہینے 15 فروری کو انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی ممبئی کے ایک نوجوان طالب علم درشن سولنکی کی خودکشی کا واقعہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ گجرات کے رہنے والے درشن سولنکی کی مبینہ خودکشی پر سیاسی اسٹیبلشمنٹ، سول سوسائٹی اور مین اسٹریم میڈیا میں خاموشی چھائی رہی۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قومی میڈیا نے دلتوں کے مسائل، مشکلات اور ان کے صدمات سے واضح طور پر دوری اختیار کر لی ہے۔ سول سوسائٹی، یونیورسٹی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں خودکشی کے واقعات کو کسی طالب علم کی افسردگی اور غربت اور مشکلات سے تنگ آ کر اٹھایا گیا قدم قرار دے کر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ درشن سولنکی کی خودکشی کی جانچ کے لیے قائم 12 رکنی انکوائری کمیٹی کی رپورٹ بھی اس رویے کی تائید کرتی ہے۔ کمیٹی کی جانچ رپورٹ میں ذات پات کی تفریق اور نسل پرستی کے امکانات کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ درشن سولنکی تعلیمی بوجھ اٹھانے میں ناکام تھا اس لیے اس نے خودکشی کی۔ 12 رکنی جانچ کمیٹی نے درشن سولنکی کے والد کے اس بیان کو اہمیت نہیں دی جس میں سولنکی نے اپنے والد سے کہا تھا کہ اس کی ذات کا علم ہو جانے کے بعد اس کے ہم درسوں کا رویہ توہین آمیز ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہے۔ اس پورے عمل میں سب سے زیادہ شک و شبہ پیدا کرنے والی بات یہ ہے کہ سولنکی کے والد سے پوچھے بغیر ہی پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم سے ایک رات قبل ممبئی میں موجود اس کے رشتہ داروں کو لاش نہیں دکھائی گئی۔ کیا یہ صورت حال یہ شبہ پیدا نہیں کرتی کہ سولنکی کی خودکشی محض امتحانات میں ناکامی کا نتیجہ نہیں ہو سکتی؟

کیا خودکشی کے واقعات کو محض امتحانات میں ناکامی قرار دے کر نظرانداز کیا جا سکتا ہے؟ یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں دلت، قبائلی اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبا کی خودکشی کے واقعات اور اس کے بعد پولیس جانچ اور کارروائیوں کا جائزہ لیا جائے تو ایک بات جو تمام معاملات میں مشترک نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ خودکشی کے واقعے کو طالب علم کی ناکامی، امتحانات میں کم نمبرات کا حصول اور تعلیمی قابلیت سے جوڑ کر اس کی سنگینی کو کم کیا جاتا ہے۔ 2016 میں روہت ویمولا کے خودکشی کے واقعے کو ذاتی افسردگی سے جوڑنے کی بھرپور کوشش کی گئی بلکہ روہت ویمولا کی برادری اور اس کے دلت ہونے پر بھی سوال کھڑا کیا گیا مگر سوال یہ ہے کہ آخر میڈیکل اور آئی آئی ٹی میں ناکام ہونے والوں کا تعلق دلت اور پسماندہ طبقات سے ہی کیوں ہوتا ہے؟ کیا یہ محض اتفاق ہے یا پھر یہ بھی نسل پرستی کے سسٹم کا حصہ ہے؟

مشہور ماہر عمرانیات ایمیل درکھیم نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''Le Suicide'' میں بتایا ہے کہ خودکشی صرف انفرادی سوچ کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی سماجی وجوہات بھی ہوتی ہیں۔ درکھیم کے مطابق ''خودکشی معاشرے اور گروہوں کی جانب سے افراد پر ڈالے جانے والے غیر صحت بخش دباؤ کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ جب معاشرہ یا گروہ کسی فرد پر حاوی ہونے لگتا ہے تو متاثرہ شخص یہ سوچنے پر مجبور ہوتا ہے کہ زندگی سے آزادی ہی اس کے تمام مسائل کا واحد حل ہے۔ ناامیدی اور افسردگی سماجی حالات کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ سماجی رویے انسان پر غیر صحت مندانہ دباؤ ڈالتے ہیں اور اسے خودکشی پر مجبور کر دیتے ہیں'' درکھیم کے اس خیال کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ درشن سولنکی کی خودکشی کی جانچ کرنے والی کمیٹی کے اس موقف میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی کہ سولنکی کی خودکشی کی وجہ اس کی تعلیمی ناکامی ہے۔ سولنکی نے ممبئی آئی آئی ٹی میں محض تین ماہ قبل ہی داخلہ لیا تھا تو پھر مسلسل ناکامی کی بات کہاں سے درست ہو سکتی ہے۔ سولنکی کی ماں بتاتی ہیں کہ میرا بیٹا جب ایک ماہ قبل گھر آیا تھا تب وہ پریشان تھا کیونکہ لگاتار اسے ہراساں کیا جا رہا تھا۔ ایسے میں یہ سوال لازمی ہے کہ جب جانچ کرنے والی کمیٹیاں حقائق اور بنیادی وجوہات کو نظرانداز کریں گی تو اصل قاتلوں کے گریبانوں تک قانون کے ہاتھ کیسے پہنچیں گے؟ دراصل اکثر آئی آئی ٹی، جے این یو یا دلی یونیورسٹی جیسے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں دلت اور قبائلی طلبا کی نام نہاد ناقص تعلیمی قابلیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے ایسے طلبا میں اعتماد کا فقدان ہو جاتا ہے۔ روہت ویمولا کے معاملے میں بھی یہی کیا گیا۔ پہلے اس کو ملنے والی اسکالرشپ بند کر دی گئی اور اس کے بعد ادارہ جاتی طور پر پریشان کیا جانے لگا۔ آل انڈیا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنس (ایمس) دلی سے متعلق پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق، ایس سی اور ایس ٹی طلباء امتیازی سلوک کی وجہ سے باقاعدگی سے اپنے امتحانات میں ناکام ہو رہے ہیں۔ بی جے پی لیڈر کرت پریم جی بھائی سولنکی کی زیر قیادت ایس سی ایس ٹی ویلفیئر کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ میں بتایا کہ دلت اور قبائلی برادریوں کے طلبا کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں کے کیمپس کا اندرونی ماحول

نسلی بھید بھاو اور ذات پات کی تفریق کے زہر سے ہم سب بخوبی واقف ہیں جو سماجی وجود میں گہرائی کے ساتھ پیوست ہے۔ چنانچہ اونچی ذات کے طلبا اس احساس کے ساتھ ان تعلیمی اداروں میں آتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم پر صرف ان کا حق ہے۔ ریزروکوٹے سے آنے والے طلبا کو غاصب اور حق تلفی کرنے والے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میرٹ کی کمی کے باوجود ریزروکوٹے سے آنے والے طلبا اعلیٰ تعلیمی ادارے میں پہنچ جاتے ہیں جبکہ انہیں اس مقام تک پہنچنے میں کئی گنا زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی اس بھڑاس کو ریزرویشن کے زمرے سے آنے والے طلبا کی تذلیل، توہین اور انہیں ہراساں کر کے نکالتے ہیں کیونکہ ان کی پرورش اور تربیت ذات پات کے ورثے پر فخر، نچلی ذاتوں بالخصوص دلتوں کے تئیں توہین آمیز ذہنیت کے ماحول میں ہوتی ہے۔ مگر اس ذہنیت اور سوچ پر شروع سے لے کر آخر تک کہیں کوئی چوٹ نہیں لگتی۔ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں اسکولوں، خاندانوں اور محلوں میں کسی نے بھی انہیں ذات اور طبقاتی مراعات کے بارے میں نہیں بتایا ہوتا ہے کہ وہ کن حالات میں تعلیمی مراحل طے کیے ہوتے ہیں۔ ریزرویشن کوٹے سے آنے والے طلبا کو نہ وسائل میسر ہوتے ہیں نہ مواقع حاصل ہوتے ہیں، وہ بڑی مشکلات عبور کر کے اس منزل تک پہنچتے ہیں۔ اس کے برعکس اونچی ذاتی کے طلبا میں احساس برتری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ریزرویشن کوٹہ بالخصوص دلت و قبائلی طبقے سے تعلق رکھنے والے طلبا کا تعلیمی پس منظر کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ فراوانی سے انگریزی نہیں بول سکتے ہیں، بعض لڑکوں میں افہام و تفہیم کی صلاحیت کم ہوتی ہے جب کہ جنرل کوٹے سے آنے والے بیشتر طلبا کا تعلیمی پس منظر کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ مہنگے اور معیاری انگلش میڈیم اسکولوں کے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ و فکر کا زاویہ کافی وسیع ہوتا ہے۔ ایسے میں ضرورت تھی کہ اعلیٰ تعلیمی ادارے ایسے طلبا کی ذہنی پختگی اور انگریزی دانی میں مہارت پیدا کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کرتے مگر اس طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ دوسری ادارہ جاتی ناکامی یہ ہے کہ اس طرح کی متضاد سماجی دنیا اور اقدار سے بے بہرہ طلباء جب کیمپس میں ملتے ہیں تو ان کے درمیان ایک دوسرے کے تئیں احساس برتری و کہتری کے جذبات کو ختم کرنے اور اعلیٰ اخلاقی قدروں سے روشناس کرنے کے لیے کوئی موثر و بروقت کوشش نہیں کی جاتی۔ چنانچہ تعلیمی اداروں کے کیمپس کا ماحول تناو کا شکار رہتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ریزرویشن کوٹے سے حاصل ہونے والے طلبا کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک میں دباو برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی چنانچہ کچھ طلبا حالات سے تنگ آ کر خودکشی جیسے سنگین اقدام پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اپنی نجات کے لیے اسی کو واحد ذریعہ سمجھتے ہیں اور کچھ درمیان میں ہی تعلیم چھوڑ دیتے ہیں اسی لیے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ڈراپ آوٹ کی شرح سب سے زیادہ ہے۔

وزارت تعلیم کی رپورٹ کے مطابق 12ویں جماعت میں داخلہ لینے والے دلتوں کا تناسب قومی اوسط سے زیادہ تھا پھر بھی دلت طلباء اعلیٰ تعلیم میں قومی اوسط سے پیچھے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا قومی اوسط 24.3 فیصد ہے جبکہ دلتوں کا قومی اوسط 19.1 فیصد ہے۔ نیشنل سیمپل سروے آفس (این ایس ایس او) کے 71ویں دور کے مطالعے کے مطابق 7 سال اور اس سے زیادہ عمر کے بچوں کے لیے قومی خواندگی کی شرح 8.75 فیصد ہے جبکہ اسی عمر کی حد میں دلت بچوں کے لیے خواندگی کی شرح 86.7 فیصد ہے۔

ماہرین بتاتے ہیں کہ کیمپس کا ماحول نسل پرستانہ ہونے کی ایک بڑی وجہ فیکلٹی ممبران میں دلت، قبائلی اور اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کی نمائندگی کم ہونا بھی ہے۔ لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں مرکزی وزارت تعلیم نے بتایا کہ 45 مرکزی یونیورسٹیوں میں درج فہرست ذات یا قبائل سے تعلق رکھنے والا صرف ایک وائس چانسلر ہے۔ اس کے علاوہ اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ کے لیے 8.668 امیدواروں میں 5.247 کا تعلق عام زمرہ سے، 1240 کا تعلق ایس سی سے اور 490 کا تعلق ایس ٹی سے تھا جبکہ 1,567 کا تعلق او بی سی سے تھا۔

مرکزی تعلیمی اداروں میں 7.5 فیصد سیٹیں ایس ٹی، 15 فیصد ایس سی، 27 فیصد او بی سی اور 10 فیصد ای ڈبلیو ایس (معذورین) کے لیے مختص ہیں۔ اس فارمولے کی بنیاد پر 45 مرکزی یونیورسٹیوں میں 15.00 پروفیسروں میں سے کم از کم 75 درج فہرست قبائل سے ہونے چاہئیں لیکن صرف 15 ہی ہیں۔ درج فہرست ذاتوں سے کم از کم 151 پروفیسر ہونے چاہئیں لیکن صرف 69 ہیں۔ بسا اوقات ان اعلی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کو بھی نسل پرستانہ فقروں اور تعصب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں میں امتیازی سلوک۔ دلت اور قبائلی طلبا میں ڈراپ آوٹ کی شرح وزارت تعلیم کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق آئی آئی ٹی سے ڈراپ آوٹ ہونے والے 2.461 طلبا میں سے 1,171 طلبا کا تعلق ایس سی، ایس ٹی اور دیگر پسماندہ طبقات سے ہے۔ اسی طرح آئی آئی ایم سے ڈراپ ہونے والے کل 99 طلبا میں سے 14 ایس سی، 21 ایس ٹی اور 27 کا او بی سی سے تعلق ہے۔ اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا کے ایک تجزیہ میں کہا گیا ہے ملک کے سات آئی آئی ٹی اداروں میں انڈر گریجویٹ کورس سے ڈراپ آوٹ ہونے والوں میں سے تقریباً 63 فیصد کا تعلق ریزرو زمرے سے ہے جن میں تقریباً 40 فیصد ایس سی اور ایس ٹی کمیونٹیز سے ہیں۔ NIT اتراکھنڈ، ورنگل اور کالی کٹ میں ڈراپ آوٹ کا فیصد سب سے زیادہ ہے۔ ملک بھر کی طلباء تنظیمیں اور ماہرین تعلیم ملک کے نامور اداروں سے طلباء کے انڈر گریجویٹ کورسز چھوڑنے والوں کی تعداد کا تجزیہ کرنے کے بعد جو رپورٹ مرتب کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ درمیان میں تعلیم چھوڑنے والوں میں سے 90 فیصد طلبا نے اعتراف کیا ہے کہ ان کے درمیان تعلیم چھوڑنے کی ایک بڑی وجہ کیمپس کا نسل پرستانہ ماحول ہے جبکہ دوسری جانب صورت حال یہ ہے کہ ریزرو سیٹیں خالی رہ جاتی ہیں۔ راجیہ سبھا میں ایک سوال کے جواب میں وزارت تعلیم کی طرف سے جاری اعداد و شمار کے مطابق ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کم از کم 683 ایس سی سیٹیں، 831 ایس ٹی سیٹیں اور 591 او بی سی سیٹیں نہیں بھری گئیں۔ 2016 سے 2020 تک سنٹرل فنڈڈ ٹیکنیکل انسٹیٹیوشنز (CFTIs) اسی مدت کے دوران کل 619 ایس سی، 365 ایس ٹی اور 847 او بی سی طلبا نے درمیان میں تعلیم چھوڑی ہے۔

بقیہ اگلے صفحہ پر

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

راہل گاندھی: مخالفت سے میری شخصیت سنورتی ہے

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

راہل گاندھی کو مودی سرکار کا شکرگزار ہونا چاہیے کیونکہ ان کے سارے الزامات کا ثبوت خود ملزم نے فراہم کر دیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اظہار رائے کی آزادی سلب کر دی گئی ہے۔ پہلے مائک بند ہوتے تھے اب رکنیت مسترد ہوگئی۔ ایوان میں حزب اختلاف کے بعد ایک ایسا وقت آیا کہ حکمراں ارکان کے مائک بھی بند ہوئے۔ مودی اور شاہ جو اکثر ایوان سے غائب رہتے ہیں اگر حالیہ بجٹ اجلاس کے پانچویں دن ایوان میں موجود ہوتے تو ان کا مائک بھی بند ہوتا۔ ہندوتوا کے متعلق راہل کا موقف ہے کہ ساورکر اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ڈرپوک اور گاندھی کے پیروکار بے خوف ہوتے ہیں۔ بی جے پی کو توقع تھی کہ راہل گاندھی عدالت میں کہہ دیں گے کہ میرا ارادہ کسی کو ٹھیس پہنچانے کا نہیں تھا اور وہ اس کے لیے معذرت چاہتے ہیں۔ اس کے بعد بی جے پی کو یہ کہنے موقع مل جائے گا کہ راہُل گاندھی سزا سے ڈر گئے لیکن الٹا ہوگیا۔ راہل گاندھی نے سزا کو معافی پر ترجیح دے کر ساورکر اور گاندھی میں عملاً فرق بتا دیا۔ 1922 میں گاندھی جی نے بھی معافی کے مقابلے سزا کو پسند کیا تھا ایک سو ایک سال بعد راہل نے وہی کر دکھایا۔ زعفرانی حکمت سازوں نے اگر وسیم حجازی کے یہ اشعار پڑھے ہوتے تو راہل کو پنجرے میں بند کرنے کے لیے زخمی کرنے کی سعی نہیں کرتے۔

زخمی شیروں پہ کیوں بُھونکتے ہو بھلا
زخمی شیروں کو کمزور سمجھا ہے کیا
شیر زخمی بھی ہو، تب بھی وہ غُرائے گا
خون تیری رگوں میں ہی جم جائے گا

راہل گاندھی کی رکنیت کے خاتمے میں غیر معمولی جلد بازی نے ثابت کر دیا کہ بی جے پی کی رگوں میں خون جمنے لگا ہے۔ وہ گھبراہٹ کے عالم میں عدالت کی آڑ لے کر پیچھے سے حملہ کر رہی ہے۔ راہل گاندھی کی رکنیت ختم کر کے اگر بی جے پی سوچ رہی ہے کہ اب گوتم اڈانی کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھے گی تو یہ اس کی خوش فہمی ہے۔ آئندہ پارلیمانی انتخاب تک اب صرف اڈانی ہی اڈانی ایوان کے اندر اور باہر چھایا رہے گا۔ وزیر اعظم کی ساری توجہ اس کو چھپانے پر مرکوز رہے گی اور اڈانی کو بچانے میں ان کی ساری توانائی صرف ہوجائے گی۔ ایک سرمایہ دار کے تحفظ کی خاطر قانون اور ضابطے کی بے دریغ دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ معروف وکیل منو سنگھوی کے مطابق ہتک عزت کے دعویٰ کی ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کی بدنامی ہوئی ہو ان میں سے کو شکایت کرے۔ راہل نے اپنی تقریر میں تین افراد کے نام لیے ان میں سے نیرو مودی اور للت مودی تو خیر ملک سے فرار ہیں نیز نریندر مودی وزیر اعظم ہیں۔ ان تینوں سے ہٹ کر پورنیش مودی کا عدالت میں سماج کی بدنامی کا مقدمہ دائر غیر قانونی ہے۔

ایک ضابطہ یہ بھی ہے کہ مجسٹریٹ یہ دیکھنے کی کوشش کرے کہ کیا اس مقدمہ کی سماعت اس کے اختیار میں ہے؟ کیونکہ تقریر تو کرناٹک کے کولار میں ہوئی اور مقدمہ گجرات کے سورت میں دائر کیا گیا۔ اس لیے مجسٹریٹ کو اس کی سماعت کا اختیار بھی مشکوک ہے؟ اختیار ہو تب بھی فیصلہ کرنے سے قبل معاملہ کی تفتیش ضروری ہے لیکن چونکہ سزا دینے کی جلدی تھی اس لیے جانچ پڑتال بھی نہیں کی گئی۔ سرکاری جلد بازی قابل فہم ہے۔ حزب اقتدار نے بجٹ سیشن کے دوسرے حصے کا پہلا ہفتہ راہل سے معافی منگوانے کے چکر میں گنوا دیا۔ راہُل نے واپس آ کر اپنے اوپر لگنے والے اوٹ پٹانگ الزامات کا جواب دینے کے لیے اسپیکر سے وقت مانگا جو رکن پارلیمان کی حیثیت سے ان کا حق ہے۔ ایوان کے باہر دیئے جانے والے بیانات کو اگر پارلیمان میں لایا جائے تو اس کا جواب دینا راہل گاندھی کی ذمہ داری ہے اور اس کی ادائیگی سے انہیں روکنا غلط ہے۔ پچھلے آٹھ سالوں میں کئی مرتبہ راہل گاندھی نے حکومت کو اپنے دلائل سے چاروں خانے چت کیا ہے اور اڈانی پر ان کی تقریر سبھی کو یاد ہے۔ ایسے میں راہل کو اظہار خیال کا موقع دینا اپنی شامت کو دعوت دینے جیسا تھا۔ اس سے بچنے کا ایک ہی راستہ ان کی رکنیت مسترد کروانا تھا لیکن تین سو سے زائد ارکان کی اکثریت کے باوجود ایک فرد سے اس قدر خوف کیوں؟ وسیم حجازی مذکورہ نظم میں اس کا یہ جواب ہے کہ

کیا تُو شیروں کی فطرت سے واقف نہیں
شیر زخمی بھی ہو، پھر بھی ڈرتا نہیں
زخمی ہوجائے گر، گِر بھی جائے اگر
شیر کے دِل میں ہوتا نہیں خوف و ڈر

اس معاملے پورنیش مودی نے جو قلابازیاں بھی کم دلچسپ نہیں ہیں۔ 16/اپریل 2019 کو شکایت درج کرائی گئی۔ جون 2021 میں راہل گاندھی عدالت میں حاضر ہو کر اپنا بیان درج کرایا۔ اس دو سال کے عرصے میں چونکہ مودی جی بڑے اطمینان سے حکومت کر رہے تھے اس لیے کوئی عجلت نہیں دکھائی گئی۔ مارچ 2022 میں یعنی شکایت کے تین سال بعد شکایت گزار نے راہل گاندھی کے خلاف پھر سے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا تو جسٹس دوے نے اسے سختی کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ اس کے بعد 7/جون کو پورنیش اپنے مقدمہ کی سماعت پر روک لگانے کے لیے ہائی کورٹ پہنچ گئے اس لیے کہ انہیں خطرہ لاحق ہوگیا تھا کہ فیصلہ ان کے خلاف نہ ہو جائے۔ ۱۱/ماہ تک کمبھ کرن کی نیند سونے کے بعد پورنیش اچانک امسال فروری میں ہائی کورٹ پہنچ کر رکاوٹ کو دور کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کچھ نئے شواہد سامنے آئے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس دوران اڈانی کا معاملہ سامنے آگیا اور راہُل گاندھی نے ایوان پارلیمان میں سرکار کو بری طرح گھیر لیا۔ سب سے اہم بات یہ ہوئی کہ پرانے جج کی جگہ ایک نیا موافق جج آگیا اور انہوں نے راہل گاندھی کی رکنیت کے خاتمے کا راستہ کھول دیا۔

اس مقدمہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ فوجداری کے تحت قائم کیے جانے والے ہتک عزت کے دعویٰ میں ملزم کی نیت اور ارادے کا مذموم ہونا ثابت کرنا لازمی ہے۔ یہ بات جگ ظاہر ہے کہ راہل گاندھی نے قومی مسائل مثلاً مہنگائی، بیروزگاری اور بدعنوانی پر گفتگو کرتے ہوئے دو ایسے لوگوں کے نام لیے جو بدعنوانی کے سبب ملک سے فرار ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی پر اس وقت رافیل بدعنوانی کا الزام تھا۔ ایسے میں ان کا ارادہ یا نیت مودی سماج کو بدنام کرنے کی ہرگز نہیں تھی، اس لیے آئین کے مطابق انہیں سزا نہیں ہوسکتی لیکن اندھیر نگری اور چوپٹ راج میں کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اپوزیشن اتحاد کی راہوں میں ڈھائی بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ایک اروند کیجریوال اور دوسرے ممتا بنرجی نیز ان کے ساتھ نصف رکاوٹ اکھلیش یادو ہیں جو کبھی تو چنئی میں جا کر اتحاد کا راگ گاتے ہیں اور پھر کولکاتہ پہنچ کر اپنا سُر بدل دیتے ہیں۔ راہل کے خلاف جب سورت کے جوڈیشیل مجسٹریٹ کا فیصلہ آیا تو اروند کیجریوال نے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس کی مخالفت کی۔ اس طرح ایک دیوار گرگئی۔

راہل گاندھی کی رکنیت مسترد ہوئی ممتا بنرجی نے حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ”پی ایم مودی کے نیو انڈیا میں اپوزیشن لیڈران بی جے پی کے نشانے پر ہیں۔ مجرمانہ پس منظر والے بی جے پی لیڈران کو کابینہ میں شامل کیا جاتا ہے، اور اپوزیشن لیڈران کو ان کی تقریر کے لیے نااہل ٹھہرایا جاتا ہے۔ آج ہم آئینی جمہوریت میں ایک نہایت نچلی سطح دیکھ رہے ہیں“۔ جب بڑے بت گر گئے تو چھوٹے کی کیا بساط؟ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے راہل گاندھی سے یکجہتی جتاتے ہوئے کہا کہ ”آج کانگریس کے سب سے بڑے لیڈر کی رکنیت گئی ہے۔ اس طرح سے قانونی کارروائی ہوئی تو بی جے پی کے کئی لیڈران کی رکنیت چلی جائے گی۔ یہ جان بوجھ کر اصل مسائل مثلاً مہنگائی اور بے روزگاری سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے“۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اعظم خان اور ان کے بیٹے کی بھی رکنیت اسی طرح گئی تھی۔

مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے بولے کہ ”لٹیرے آزاد ہیں اور راہل گاندھی کو سزا دی گئی ہے۔ چور کو چور کہنا گناہ ہوگیا ہے۔“ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ وائی ایس آر نے بھی ٹوئٹر پر لکھا کہ نیرو مودی، للت مودی اور وجئے ملیا کو چور کہنے پر نااہل قرار دیا گیا۔ میں اپنی شدید بے اطمینانی ظاہر کرتا ہوں۔ یہ بے حد شرمناک ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی رکنیت منسوخ کیے جانے کے بعد بذریعہ ٹوئٹ کہا ”میں ہندوستان کی آواز کے لیے لڑ رہا ہوں۔ میں ہر قیمت چکانے کو تیار ہوں“۔ اس طرح حزب اختلاف کو جوڑنے کا جو کام کانگریس یا راہل کے لیے ناممکن تھا اسے بی جے پی نے آسان کر دیا۔ اندرا گاندھی نے ایمرجنسی لگا کر جیل میں سارے مخالفین کو متحد کر دیا تھا مگر موجودہ غیر اعلانیہ ایمرجنسی میں یہ کام جیل کے باہر زیادہ آسانی سے ہوسکتا ہے۔ دولت کے بل بوتے پر گودی میڈیا کی مدد سے شہرت حاصل کرنے والی بی جے پی کو بشیر بدر کا یہ شعر یاد رکھنا چاہیے

شہرت کی بلندی بھی پل بھر کا تماشا ہے
جس ڈال پہ بیٹھے ہو وہ ٹوٹ بھی سکتی ہے

باقی: دانش گاہیں یا نسل پرستی کی آماج گاہیں!

سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر درمیان میں تعلیم چھوڑنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے تدارک کا راستہ کیا ہے تا کہ ڈراپ آوٹ کرنے والوں کی تعداد میں کمی لائی جا سکے؟ ماہرین تعلیم اور دلت طلبا میں کام کرنے والے ارون کمار تے بتاتے ہیں کہ ڈراپ آوٹ کی شرح کم کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مختلف اداروں میں درمیان میں تعلیم چھوڑنے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں مگر تعلیم چھوڑنے والوں میں اکثریت کا تعلق مخصوص طبقات سے ہونا یہ اشارہ کرتا ہے کچھ ایسی وجوہات ہیں جو دلت، قبائلی اور پسماندہ طبقات کو درمیان میں تعلیم چھوڑنے پر مجبور کرتی ہیں۔ ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک، مالی مسائل، اشرافیہ اور انگریزی زبان تعلیم چھوڑنے کی بڑی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ اداروں کو پسماندہ طلباء کی مدد کے لیے سازگار اور جامع ہونا چاہیے۔ حکومت اور متعلقہ اداروں کی جانب سے ایک ایکشن پلان ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی ریزرویشن ایکٹ کو صحیح طریقے سے نافذ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ایس سی طلباء کی 15 فیصد، ایس ٹی کی 5.7 اور او بی سی طلبا کی 27 فیصد ریزرو سیٹیں کیوں خالی رہ جاتی ہے اس کا بڑے پیمانے پر تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی گروپس کے طلباء کی فلاح و بہبود کے لیے خصوصی سیل قائم کرنے کی ضرورت ہے جہاں وہ اپنے مسائل اور مشکلات کو آسانی سے حل کرسکیں۔

راجیہ سبھا کے سابق رکن اور ممبئی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر بھالچندر منگیکر بتاتے ہیں کہ فیکلٹی کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ان طلباء کے پاس اعلیٰ ذاتوں کی طرح تعلیم حاصل کرنے کے وسائل نہیں ہوتے ہیں۔ وہ اعلیٰ ذات کے طلباء کی طرح معیاری تعلیمی اداروں اور کوچنگ سنٹروں سے ٹریننگ لے کر نہیں آتے۔ انگریزی زبان بھی چھوڑنے والوں کے مسائل میں سے ایک ہے۔ دیہی علاقوں کے سرکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے بہت سے نچلی ذات کے طلباء انگریزی میں اچھے نہیں ہوتے۔ وہ انگریزی میں لیکچر کو نہیں سمجھ پاتے۔ انہیں اضافی کوچنگ کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ انگریزی زبان کی عادت ڈالیں۔ لیکن ایک بڑی وجہ عام زمرے کے طلباء کی طرف سے امتیازی سلوک اور سخت بیگانگی ہے۔ کوٹے کے تحت داخلہ ملنے کا حوالہ دے کر انہیں اکثر ہراساں کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ طلبا نفسیاتی دباو کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ارون کمار بتاتے ہیں کہ ہر طالب علم کو مناسب نفسیاتی اور تعلیمی مشاورتی پروگرام دیے جائیں۔ فیکلٹی کو گریڈز اور نمبرز کا جائزہ لینے اور دینے کے دوران ان کے سماجی و اقتصادی پس منظر کو مدنظر رکھنا چاہیے لیکن یہاں تقرریوں میں کمپنیاں ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور جسمانی طور پر معذور افراد پر صرف اونچی ذات والوں کو ترجیح دیتی ہیں۔

درشن سولنکی کی خودکشی کے بعد دو ہفتے قبل نیشنل اکیڈمی آف لیگل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ (NALSAR) کے کانوکیشن سے خطاب کے دوران چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ نے طلبا کے خودکشی کے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم سوچ رہے ہیں کہ ہمارے ادارے کہاں غلط ہو رہے ہیں کہ طلباء اپنی جان لینے پر مجبور ہیں“ آئی آئی ٹی بمبئی میں دلت طالب علم درشن سولنکی کے خودکشی کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس طرح کے واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں جن میں پسماندہ طبقات کے افراد شامل ہیں۔ ججوں کو کمرہ عدالت کے باہر کی دنیا کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ سماجی تبدیلی کے لیے سماج سے مکالمہ کی ضرورت ہے۔ حال ہی میں میں نے آئی آئی ٹی بمبئی میں ایک دلت طالب علم کی خودکشی کے بارے میں پڑھا اس نے مجھے گزشتہ سال اڈیشہ کی نیشنل لا یونیورسٹی میں ایک آدیواسی طالب علم کی خودکشی کے واقعہ کی یاد دلا دی۔ میرا دل ان طلباء کے اہل خانہ کے ساتھ ہے لیکن میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ ہمارے ادارے کہاں غلط ہو رہے ہیں کہ طلباء اپنی قیمتی جان دینے پر مجبور ہو رہے ہیں؟“

چیف جسٹس آف انڈیا خودکشی کے واقعات کے لیے طلبا کو ذمہ دار ٹھیرانے کے بجائے تعلیمی اداروں کے نظام اور سسٹم پر سوالات کھڑے کر رہے ہیں اور بین السطور میں تعلیمی اداروں کو اپنے نظام اور سسٹم کا جائزہ لینے کی نصیحت کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ چیف جسٹس آف انڈیا کی یہ آواز کہاں تک سنی جائے گی اور کیا اس سے پسماندہ گروپوں کے طلباء کی زندگیوں پر کوئی مثبت اثر پڑے گا؟ ذات پات کی تفریق ہماری روزمرہ کی زندگی میں اور ہر جگہ موجود ہے۔ آج بھی بہت سارے پڑھے لکھے افراد پسماندہ برادریوں کے طلباء کے خلاف برہمی کے جذبات رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ میرٹ کی کمی کے باوجود اس گروپ کو مواقع مل جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر ریزرویشن مخالف پوسٹیں بھری ہوئی ہیں مگر ان میں سے شاید ہی کوئی تعلیم کے پرائیوٹائزیشن کے خلاف اپنی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ تعلیم کے پرائیوٹائزیشن نے میرٹ کی جگہ دولت نے لے لی ہے۔ جن کے والدین کے پاس بھاری بھرکم فیس ادا کرنے کی دولت ہے ان کے لیے ترقی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں چاہے میرٹ ہو یا نہ ہو۔ ریزرویشن پر تنقید کرنے کے بجائے ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کو مکمل طور پر ختم کرنے پر پوری توجہ دینی چاہیے۔ دلت طلبا کی خودکشیاں اعلیٰ تعلیمی اداروں، انتظامیہ اور فیکلٹی کی ناکامی ہے اور یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ ان کی سماجی، علمی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ دلت طلبا کو گھر میں رہنے کا احساس دلائیں، ان کا استقبال کریں اور انہیں یقین دلائیں کہ ادارہ ان کا بھی اتنا ہی ہے جتنا اعلیٰ ذات کے طلباء کا ہے۔

راجیہ سبھا کے سابق رکن اور ممبئی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر بھالچندر منگیکر بتاتے ہیں کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ مستقبل میں درشن سولنکی نہ ہو، ان اداروں کو یکسر بدلنا ہوگا۔ اونچی ذات کے طلباء اور فیکلٹی کو دلتوں اور دوسروں کے ساتھ ہونے والی تاریخی سماجی ناانصافیوں اور جبر سے آگاہ کرنے کے لیے لازمی حساسیت کے پروگرام اور ورکشاپس منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک معاشرہ میں ذات پات کی بنیاد پر درجہ بندی باقی ہے، ان اداروں میں دلت طلباء کے ساتھ امتیازی سلوک ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اس طرح اس وقت ہمیں متحرک، زیادہ آواز والی، زیادہ دکھائی دینے والی اور زیادہ شراکت دار سماجی تحریک کی ضرورت ہے جو حکومت کی اعانت سے چلنے والے اعلیٰ تعلیمی اداروں پر دلت طلباء اور دیگر کے جائز دعوے کا مسلسل مطالبہ کرتی رہے۔

1942 میں بی آر امبیڈکر نے کینیڈا میں انسٹیٹیوٹ آف پیسیفک ریلیشنز کے انڈین سیکشن کے زیر اہتمام ایک کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”ذات پات پرستی سامراج سے زیادہ خطرناک ہے اور جب تک ذات پرستی کو ختم نہیں کیا جاتا بھارت میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ جدوجہد آزادی میں اگر کوئی سچی آزادی چاہتا ہے تو وہ دلت طبقے کے لوگ ہیں“

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com